Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

February 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ـ مضبوط عوام

شمارہ نمبر 15

ٹی ڈی ای اے۔ فافن کاوش

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:

عبدالرزاق چشتی

قیمت: 50 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-10/1، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

موضوعات

اداریہ	3
ایوان بالا: دس قانونی مسودات، نو قراردادیں منظور	4
ایوان زیریں: وزیر اعظم کو شرکت کا پابند بنانے کی ترمیم مسترد	8
بلوچستان اسمبلی: نومنتخب وزیر اعلیٰ اور نئی کابینہ نے زیادہ تر وقت ایوان میں گزارا	18
پنجاب اسمبلی: وزیر اعلیٰ اس اجلاس میں بھی شریک نہ ہوئے	20
سندھ اسمبلی: رینجرز کے خصوصی اختیارات کی قرارداد کثرت رائے سے منظور	23
نمائندہ اور کارکردگی: ہیمن داس	25

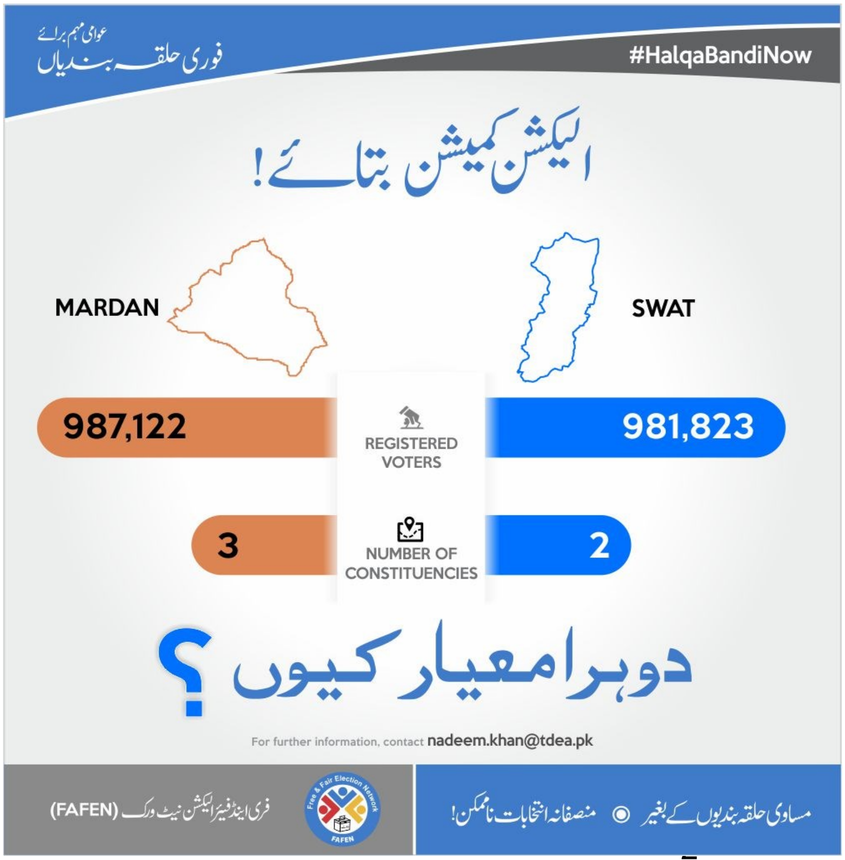

جمہوریت ہی جمہوری استحکام کا ضامن ہے

نئے سال کا آغاز حکومت نے غریبوں کے مفت علاج کے قومی پروگرام کے اجرا سے کیا ہے۔ یہ پروگرام جسے قومی صحت پروگرام کا نام دیا گیا ہے کا افتتاح وزیر اعظم نے خود کیا۔ سال نو کے پہلے دن عوام کو پٹرول کی قیمتیں نہ بڑھانے کی بھی خوشخبری دی گئی۔ اس حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ قومی صحت پروگرام کے تحت سات مہلک بیماریوں کا علاج معالجہ مفت کیا جائیگا۔ یہ پروگرام پہلے مرحلہ میں ملک کے پندرہ اضلاع میں بروئے کار آئیگا اور اس سے 12 لاکھ خاندانوں کو صحت کارڈ کے ذریعے سالانہ تین لاکھ روپے تک فی خاندان علاج کی سہولت حاصل ہو گی۔

موجودہ حکمرانوں کا آدھا عرصہ اقتدار بھی گزر چکا ہے اور اب انکے پاس مزید اڑھائی سال بچے ہیں۔ بقیہ مدت میں سے آخری سال انتخابات کی تیاریوں کا ہو گا لہٰذا دیکھا جائے تو حکومت کے پاس کارگزاری کیلئے ڈیڑھ سال ہی بچتا ہے۔ اس لئے حکومت نے موجودہ سال 2016ء کے دوران ہی عوام کے روٹی روزگار کے گھمبیر مسائل کے حل' توانائی کے بحران سے نجات اور دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے اپنی فعال کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہے جس کی بنیاد پر وہ آئندہ انتخابات میں دوبارہ قوم سے مینڈیٹ لینے کی پوزیشن میں آسکتی ہے۔

اگر موجودہ مرکزی وصوبائی حکومتوں کی گزشتہ اڑھائی سال کی مجموعی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو یہ انہیں اقتدار میں لانے والے عوام کیلئے مایوس کن ہی نظر آتی ہے۔ صحت پروگرام کے اجراء کے حوالے عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کا دعویٰ درست مگر عوام کو اس وقت روٹی روزی' بے ہنگم مہنگائی' محصولات کی بھرمار اور توانائی کے بحران کی شکل میں جن گھمبیر مسائل کا سامنا ہے اسکے پیش نظر حکومتی کارکردگی ہی نہیں اسکی انتظامی اتھارٹی کے حوالے سے بھی عوام میں مایوسیاں بڑھتی نظر آ رہی ہیں۔

حکمرانوں نے 2013ء کے انتخابات کی مہم کے دوران عوامی مسائل کی بنیاد پر ہی اس وقت کی حکمران پارٹی یا حکمران اتحاد کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا شکار بنایا اور قوم نے اپنے اقتدار کا مینڈیٹ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اقتدار کی مسند سنبھالتے ہی حکمرانوں نے اپنے ان وعدوں کو بلند بانگ دعوؤں کی شکل دی اور سرکاری و غیر سرکاری پراپیگنڈہ مشینری کو بروئے کار لاتے ہوئے آئے روز سب اچھا اور سب مسائل کے حل کی نوید قرار دینا شروع کر دیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

زمینی حقائق یہ ہیں کہ ابھی تک عوام ملک کے سب سے بڑے مسئلے یعنی توانائی کے بحران میں گھرے ہوئے ہیں۔ بجلی کے ساتھ ساتھ اب گیس کی لوڈشیڈنگ بھی معمولات زندگی کا حصہ ہے جبکہ بازاروں میں مہنگائی کا جن ہے کہ کسے کے قابو میں نہیں۔ دوسری ٹیکس اصلاحات کا بوجھ بھی بالواسطہ اور براہ راست نئے ٹیکسوں بشمول جی ایس ٹی کی شکل میں عام آدمی کی جانب ہی منتقل کرنیکا سلسلہ کہیں تھمتا نظر نہں آتا۔

بلاشبہ فلاحی ریاست کی تشکیل ہی ایک جمہوری حکومت کا مقصد اولیں ہوتا ہے۔ جمہوری حکومت میں شہریوں کی صحت' تعلیم' جان ومال کا تحفظ' روزگار کی فراہمی کی ریاست ذمہ دار ہوتی ہے۔ مگر غیر جانبداری کیساتھ جائزہ لیں تو یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ وطن عزیز میں جمہوری ادوار میں ان ریاستی ذمہ داریوں سے ہمیشہ بے نیازی برتی جاتی ہے۔ اور یہ تاثر بڑی شدت کیساتھ ابھر کر سامنے آتا ہے کہ عوام کو راندہ درگاہ بنا دیا گیا ہے، انہیں میرٹ پر روزگار اور تعلیم کے مواقع ملتے ہیں نہ ہی سرکاری علاج معالجہ کی سہولتیں۔

شائد یہی وہ پالیسیاں ہیں جن کے باعث عوام کا سیاستدانوں اور حکمرانوں پر ہی نہیں جمہوریت پر اعتماد بھی متزلزل ہوتا ہے۔ بالآخر عام آدمی اپنے مسائل کے حل کیلئے اس جمہوریت سے منہ موڑنے لگتا ہے جس کے حصول کیلئے اس نے بے شمار قربانیاں دی ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ حکومتی پالیسیوں سے عوام کی مایوسی ونامرادی انہیں ریاستی معاملات سے بھی بے تعلق کر دیتی ہے جو جمہوریت کیلئے زہر قاتل ہے۔ لہٰذا حکمرانوں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ سلطانی جمہور کے ثمرات صرف اپنے اور اپنے مخصوص حواریوں تک محدود رکھنے کی بجائے جمہور تک بھی منتقل کریں۔

ہم صحت کے قومی پروگرام کی افادیت، اہمیت اور ضرورت کے منکر نہیں مگر حکومت کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ صحت، تعلیم، روزگار کی فراہمی اور جان، مال، عزت وآبرو کے تحفظ جیسے فرائض اسی آئین کے تحت حکومت کا فریضہ اور جمہور کا حق ہیں کہ جس کی حرمت کے گیت ہر لحہ گائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان فرائض کی ادائیگی کو محدود پروگراموں کے ذریعے پیش کرنے کی بجائے ملک کے تمام باشندگان کا حق سمجھتے ہوئے نبھایا جائے۔

ہمارے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ جمہوریت کے استحکام کی اصل ضامن اس ملک کی عوام ہے۔ اگر جمہوریت سے جمہور مطمئن ہے تو ستے خیراں وگرنہ اللہ خیر صلا۔

123 واں اجلاس

دس قانونی مسودات، نو قراردادیں منظور

وزیراعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے

چیئر نے وزیر دفاع کو آخری نشست میں شرکت کرنے سے روک دیا

ایوان بالا کا ایک سوتیئسویں اجلاس میں قومی اہمیت کے بہت سارے معاملات پر سیر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ اچھی خاصی قانون سازی بھی کی گئی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا وجود، سعودی عرب کی قیادت میں قائم 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کا کردار، پاک چین اقتصادی راہداری اور وزیر دفاع کی ایوان بالا کی آخری نشست میں شرکت پر پابندی سے متعلق چیئرمین کی رولنگ اجلاس کے اہم نکات قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ اجلاس کی تمام نشستوں کے دوران سینیٹرز کی حاضری کی اوسط نشستوں کے آغاز پر 17 فیصد اور اختتام پر 25 فیصد رہی تاہم ایوان نے اس کم حاضری کیساتھ بھی دس قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری دی۔

دس نشستوں پر محیط اجلاس 11 جنوری کو شروع اور 22 جنوری 2016 کو ختم ہوا۔ پانچ نشستیں وقت مقررہ پر جبکہ پانچ تاخیر کیساتھ منعقد ہوئیں۔ اجلاس

جامعات اور کالجوں میں طلبہ یونین کی بحالی کے معاملے پر غور ایوان کمیٹی میں تبدیل

کی ہر نشست اوسطاً دو منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 3 گھنٹے 41 منٹ جاری رہی۔

فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطاً 18 (17 فیصد) اور اختتام 26 (25 فیصد) سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا۔ اجلاس کے دوران سینیٹرز کی فی نشست حاضری کی اوسط زیادہ سے زیادہ 67 (66 فیصد) رہی جبکہ ہر نشست میں اوسطاً دو اقلیتی سینیٹرز بھی شریک رہے۔ دو سینیٹرز ڈاکٹر فروغ نسیم اور ذوالفقار علی خان کھوسہ مکمّل طور اجلاس سے غیر حاضر رہے۔

ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ 61 کے ذیلی قاعدہ (2 اے) کے مطابق جب کبھی بھی ایوان بالا کا اجلاس جاری ہو تو وزیراعظم کو ہفتہ میں ایک بار وزیراعظم زیرو آور (نشست کے آخری گھنٹہ) میں شرکت کرنا چاہئے تاہم اسکے باوجود وزیراعظم اس اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

ایوان بالا کے چیئرمین نے نو نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے

ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ 61 کے ذیلی قاعدہ (2 اے) کے مطابق جب کبھی بھی ایوان بالا کا اجلاس جاری ہو تو وزیراعظم کو ہفتہ میں ایک بار وزیراعظم زیرو آور (نشست کے آخری گھنٹہ) میں شرکت کرنا چاہئے۔

ایوان بالا کے چیئرمین نے نو نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا77 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے۔ ڈپٹی چیئرمین نے سات نشستوں میں شرکت کی اور 6 فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کی جبکہ اجلاس کے مجموعی وقت کے گیارہ فیصد کی صدارت کے فرائض پریذائیڈنگ افسروں کے پینل کے اراکین نے نبھائے۔ اجلاس کا چھ فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا۔ قائد ایوان نے 8 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 71 فیصد ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف سات نشستوں کے دوران 61 فیصد وقت کیلئے ایوان میں موجود رہے۔

ایوان نے مجموعی طور پر دس قانونی مسودات کی منظوری دی جن میں دو حکومتی جبکہ آٹھ نجی قانونی مسودات شامل تھے۔ تمام آٹھ نجی قانونی مسودات مکمل ایوان کی کمیٹی کی طرف سے مشترکہ طور پر متعارف کرائے گئے اور انہیں ایوان میں قائد ایوان، قائد حزب اختلاف اور ایوان میں نمائندگی کی حامل تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی قائدین نے مشترکہ طور پر پیش کیا۔

ایوان نے جن دو حکومتی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں دی فارنرز (ترمیمی) بل 2015، اور دی نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (ترمیمی) بل2015 شامل تھے۔

عوام کو تیز رفتار انصاف فراہم کرنے کیلئے ایوان نے جن آٹھ نجی قانونی مسودات کی منظوری دی ان میں گواہوں کی حفاظت، سلامتی اور فوائد بل 2016، قانونی اصلاحات (ترمیمی) بل 2016، زمین کا حصول (ترمیمی) بل 2016، ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016، عدالت عظمیٰ (ججوں کی تعداد) (ترمیمی) بل 2016، انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل 2016، فوجداری قوانین (ترمیمی) بل2016، اور ثالثی اور مصالحت بل2016 شامل تھے۔

اجلاس کے دوران دو قانونی مسودات دستوری(ترمیم) بل 2015 (برائے حذف کئے جانے شق 182) اور پاکستان بیت المال (ترمیمی) بل 2016، ایوان میں متعارف کرائے گئے جنہیں مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔

چھٹی نشست کے دوران ایجنڈے پر آنیوالا ایک نجی قانونی مسودہ محرک کی ایوان میں دیر سے آمد کے باعث زیر غور نہ آسکا۔ ایک اور نجی قانونی مسودہ رجسٹریشن آف حج اینڈ عمرہ آپریٹرز بل 2016 کی حکومت کی طرف سے مخالفت اور وزیر مذہبی امور کی طرف سے یہ آگاہی دینے کے بعد کہ حکومت اس معاملے پر قانون سازی کیلئے کام کر رہی ہے کو ایوان نے مسترد کر دیا۔

ایوان کو کمیٹی میں تبدیل کرنے کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 172 اے کی منظوری دی گئی۔ کمیٹی ملک کے تعلیمی اداروں خاص طور پر جامعات اور کالجوں میں طلبہ یونین کی بحالی کے معاملے پر غور کریگی۔

ایوان نے 6 مئی 2015 کو ایوان میں پیش کی گئیں اسلامی نظریاتی کونسل کی تین سالانہ رپورٹس برائے سال 2009 تا 2012 پر بحث

دی فارنرز (ترمیمی) بل 2015، اور دی نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015، گواہوں کی حفاظت، سلامتی اور فوائد بل 2016، قانونی اصلاحات (ترمیمی) بل 2016، زمین کا حصول (ترمیمی) بل 2016، ضابطہ دیوانی (ترمیمی) بل 2016، عدالت عظمیٰ (ججوں کی تعداد) (ترمیمی) بل 2016، انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل 2016، فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2016، اور ثالچی و مصالحت بل 2016

کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 157(2) کی بھی منظوری دی۔

ایوان نے ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار 2012 کے قاعدہ 173 (ذیلی قاعدہ 1)، قاعدہ 257 (ذیلی قاعدہ 2 کے بعد نئے ذیلی قاعدہ کے داخل کرنے)، قاعدہ 184 اور قاعدہ 198 میں ترامیم کی بھی منظوری دی۔

اجلاس کے دوران ایوان نے 9 میں سے 5 تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بھی بحث کی۔ ان تحاریک میں تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی، تجارتی توازن کی موجودہ حیثیت، اسلام آباد میں نئے سرکاری ہسپتالوں کے قیام، نجی حج وعمرہ آپریٹرز کی کارکردگی اور پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی فاؤنڈیشن کی طرف سے اسلام آباد میں آفیسرز ہاؤسنگ سکیم کی عدم تکمیل کے معاملات اٹھائے گئے تھے۔ اجلاس میں تین تحاریک کو موخر کر دیا گیا۔ ان تحاریک کا تعلق 2015 کی نظرثانی شدہ ٹیلیکام پالیسی، مشترکہ مفادات کونسل سے تازہ منظوری لئے بغیر متعدد سرکاری اداروں کی نجکاری اور ریاستی اداروں کے مابین اختیارات کی تقسیم کیساتھ تھا۔

ایوان نے نظام کار پر موجود 145 میں سے 129 نشاندہ سوالات اٹھائے جبکہ سینیٹرز نے ان سوالات کے جوابات کی وضاحت کے طور پر 166 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ سینیٹرز نے اہمیت عامہ کے 144 نکات پر 329 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

اسلام آباد میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے معاملات سے متعلق ایک تحریک کو قانون اور انصاف پر قائم مجلس قائمہ کے سپرد کرتے ہوئے ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرنیکی ہدائت کی گئی۔ ایوان نے 9 قرادادوں کی بھی منظوری دی، ان قراردادوں کے موضوعات اسلام آباد میں نئے رہائشی سیکٹرز کے قیام، پاکستانی مصنوعات کیلئے نئی منڈیوں کی تلاش، وی آئی پی پروٹوکول پر پابندی لگانے، پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کی کارکردگی بہتر بنانے نیکٹا کو دو ارب روپے کی اضافی گرانٹ مہیا کرنے، اسلام آباد کے ہسپتالوں میں خواتین کے علاج کیلئے خواتین پر مشتمل عملے کی تعیناتی، تیل اور گیس کے نئے ذخائر کی تلاش اور معروف شاعر احمد فراز مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنا شامل تھے۔

اٹھارہویں ترمیم پر اسکی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس پر موجود غیر مہذب اور مخرب اخلاق مواد سے متعلق پیش دو قراردادوں کو محرک کی درخواست پر موخر کر دیا گیا۔ ایک تحریک جس میں یکم جولائی 2015 سے وفاقی ملازمین کے منجمد الاؤنسز کا مسلہ اٹھایا گیا کو محرک کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ لایا گیا۔ اجلاس کے دوران مختلف مجالس ہائے قائمہ کی طرف سے نو جبکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ایک سہہ ماہی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی گئی۔ پٹرولیم و قدرتی وسائل کی مجلس قائمہ کو دو رپورٹس پیش کرنے کیلئے مزید مہلت دینے کی بھی منظوری دی گئی۔

متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے کراچی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایوان سے دو منٹ کیلئے علامتی واک آوٹ کیا۔ پختون خواملی عوامی پارٹی کے ایک سینیٹر نے بھی وقفہ سوالات کے دوران انہیں ایک سوال پر اپنے تحفظات کا اظہار نہ کرنے دینے کیخلاف دو منٹ کا علامتی واک آوٹ کیا۔

تین تحاریک استحقاق متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کی گئیں۔ پہلی تحریک استحقاق متحدہ قومی موومنٹ کے سینیٹر نے پیش کی جس کا تعلق ایک مذہبی ادارے پر چھاپے سے تھا۔ دوسری تحریک استحقاق پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر نے چیف سیکرٹری بلوچستان، سیکرٹری منصوبہ بندی وترقی، اور دیگر افسران کے خلاف جمع کرائی، اس تحریک میں مذکورہ افسران و اہلکاروں کی پاک چین اقتصادی راہداری پر قائم مجلس قائمہ کی ذیلی مجلس کے اجلاس میں عدم شرکت

متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے کراچی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف ایوان سے دو منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا

کے مسلے کو اٹھایا گیا۔ تیسری اور آخری تحریک استحقاق پاکستان مسلم لیگ (ن) کی خاتون سینیٹر نے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے کوئٹہ کیخلاف پیش کی۔ دوسری طرف چیئر نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک سینیٹر کی طرف سے وزیر داخلہ کیخلاف پیش کی گئی تحریک استحقاق کو منظور نہ کیا۔

چیئرمین کی طرف سے بار بار دی گئی رولنگز کو نظر انداز کرنے پر نویں نشست کے دوران چیئر نے وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف کو بقیہ اجلاس میں شرکت سے منع کر دیا۔ اس نشست میں ایوان نے آرمی چیف کے دورہ افغانستان سے متعلق خواجہ آصف کے بیان پر بحث کرنا تھی تاہم چیئر نے وزیر دفاع کی ایوان میں عدم آمد کا سنجیدگی کیساتھ نوٹس لیتے ہوئے انہیں بقیہ اجلاس میں شرکت کرنے سے روک دیا۔ ایوان نے تیرہ توجہ دلاؤ نوٹسز اٹھائے۔ تین توجہ دلاؤ نوٹسز دارالخلافہ کی انتظامیہ و ترقیاتی ڈویژن، دو، دو وزارت تجارت اور وزارت پانی و بجلی سے متعلق تھے۔ نیشنل فوڈ سیکیورٹی و ریسرچ، پٹرولیم و قدرتی وسائل، داخلہ وانسداد منشیات اور ایوی ایشن ڈویژن سے متعلق ایک ایک توجہ دلاؤ نوٹس زیر غور لایا گیا۔

ایوان نے نظام کار پر موجود 145 میں سے 129 نشاندہ سوالات اٹھائے جبکہ سینیٹرز نے ان سوالات کے جوابات کی وضاحت کے طور پر 166 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ سینیٹرز نے 144 نکات ہائے اہمیّت عامہ پر 329 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

فافن نے ایوان کی کاروائی میں اراکین کی شرکت کو پرکھنے کے تین پیمانے مقرّر کر رکھے ہیں۔ ایسے سینیٹرز جو ایجنڈا جمع کرائیں یا کسی بحث میں حصّہ لیں، ایسے سینیٹرز اراکین جو یہ دونوں کام کریں انہیں فعّال اراکین تصوّر کیا جاتا ہے۔ ایک سو چار میں سے اسّی اراکین نے کسی نہ کسی طور ایوان کی کاروائی میں حصّہ لیا جبکہ چوبیس ارکان مکمّل طور پر غیر فعّال رہے۔

مختلف پارلیمانی جماعتوں کی ایوان میں کارکردگی ان کی کل تعداد سے متناسب رہی۔ پاکستان مسلم لیگ ن کے چھبیس میں سے اکیس اراکین، پیپلز پارٹی کے ستائیس میں سے انیس، ایم کیو ایم کے آٹھ میں سے سات، پاکستان تحریک انصاف کے آٹھ میں سے سات، جمیعت علمائے اسلام کے پانچوں اراکین، پاکستان مسلم لیگ کے چار میں سے تین، پختونخوا ملی عوامی پارٹی اور نیشنل پارٹی کے تینوں ارکان جبکہ بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کے دو میں ایک رکن ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئے۔ دس آزاد اراکین میں سے پانچ فعّال نظر آئے۔ جماعتِ اسلامی، بلوچستان نیشنل پارٹی مینگل اور پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے ایک ایک رُکن نے بھی ایوان کی کاروائی میں حصّہ لیا۔

خواتین سینیٹرز مردوں کی نسبت زیادہ فعّال نظر آئیں۔ انیس خواتین میں سے سولہ کسی نا کسی طور ایوان کی کاروائی میں شریک ہوئیں جبکہ کل پچاسی مردوں میں سے چونسٹھ نے کاروائی میں حصّہ لیا۔

پنجاب اور سندھ کے انیس انیس اراکین، خیبر پختونخوا کے اٹھارہ جبکہ

چوبیس سینیٹرز مکمّل طور پر غیر فعّال رہے، خواتین سینیٹرز مردوں کی نسبت زیادہ متحرک نظر آئیں

بلوچستان کے سولہ ارکان نے کاروائی میں شرکت کی۔ اسلام آباد کے چاروں جبکہ فاٹا کے نصف اراکین نے ایوان میں فعّال کردار ادا کیا۔ چار اقلیتی ارکان میں سے دو نے بھی کاروائی میں حصّہ لیا۔

28واں اجلاس

وزیراعظم کو شرکت کا پابند بنانے کی ترمیم مسترد

11 قانونی مسودات منظور، دو متعارف کرائے گئے

ٹیکس ایمنسٹی سکیم، پی آئی اے نجکاری پر دھواں دھار بحث

طے شدہ نظام الاوقات سے 15 دن قبل یکم جنوری 2016 کو شروع ہونیوالا ایوان زیریں کا پندرھواں اجلاس اپنے مقررہ وقت سے قبل صرف 15 نشستوں کے بعد ختم ہو گیا۔

اس اجلاس کی تمام نشستیں مقررہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں تاہم گزشتہ اجلاسوں کے مقابلے میں دو نشستوں کے سوا باقی تمام نشستوں کے انعقاد میں تاخیر کی اوسط شرح 15 منٹ تک محدود رہی۔ اس طرح دیکھا جائے تو اس اجلاس میں گزشتہ اجلاسوں کے مقابلے پر اجلاس شروع ہونے کے وقت میں تاخیر کی صورتحال کافی بہتر دکھائی دی تاہم ایوان بالا کے مقابلے میں یہ شرح پھر بھی کافی کم ہے کہ جہاں اب اجلاس تاخیر سے شروع ہونیکا سلسلہ تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ پندرھویں اجلاس کی نشست وار کارروائی اور خاص نکات قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش ہیں۔

نئے سال 2016 کے پہلے دن شروع ہونیوالے ایوان زیریں کے 28ویں اجلاس کی پہلی نشست میں کم حاضری کیساتھ نظام کار پر موجود تمام امور نمٹائے گئے۔ سپیکر کی زیر صدارت مقررہ وقت سے 43 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہونیوالی نشست ایک گھنٹہ 37 منٹ جاری رہی۔ اس نشست میں وزیراعظم شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف نے ایک گھنٹہ دس منٹ ایوان میں گزارے، 11 وفاقی وزرا کی موجودگی بھی مشاہدہ کی گئی۔

وفاقی وزیر خزانہ نے تاجروں کو مراعات دینے کا پیکج اور مالیاتی اداروں (محفوظ ٹرانزیکشن) بل 2016ء اور انکم ٹیکس ترمیمی بل 2016 ایوان میں متعارف کرائے۔ ان قانونی مسودات کو تفصیلی غور اور رپورٹ کے لئے متعلقہ مجلس قائمہ کو بھیج دیا گیا۔ موخرالذکر قانونی مسودے کے تحت 31 جنوری 2016ء تک گوشوارے جمع کرانے پر گزشتہ 4 سال کی آمدنی کا ذریعہ نہیں پوچھا جائے گا جبکہ سالانہ ٹیکس گوشواروں کی بھی چھوٹ حاصل ہو گی۔ تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان جنہوں نے ایک طویل وقفے کے بعد اجلاس میں شرکت کی نے حکومت کی ٹیکس ایمنسٹی سکیم کو ایمانداروں پر ٹیکس کے مترادف قرار دیا اور کہا انکی جماعت اسکی مخالفت کریگی۔ انہوں ایل این جی معاہدہ پر بھی شدید تنقید کی تاہم پاک بھارت وزرائے اعظم ملاقات کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ ملاقاتیں جندال نے کرائی ہیں تو وزارت خارجہ کا کیا کردار ہے؟

04 جنوری کو اجلاس کی دوسری نشست میں اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی، نشت کا آغاز صرف 42 جبکہ اختتام 61 اراکین کی موجودگی میں ہوا۔

نشست طے شدہ وقت کی بجائے 13 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی۔

ایک سوال کے جواب میں وزارت پانی و بجلی کی طرف سے تحریری طور پر ایوان کو بتایا گیا کہ شہری علاقوں میں 6 گھنٹے' دیہی علاقوں میں آٹھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے جبکہ صنعتی علاقوں میں لوڈشیڈنگ نہیں ہو رہی۔

بجلی صارفین سے 43 پیسے سرچارج وصول کیا جا رہا ہے اس نشست میں مستقبل کے توانائی منصوبوں کی تفصیل بھی ایوان میں پیش کی گئی

05 جنوری کو اجلاس کے پہلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر منعقدہ تیسری نشست دو تہائی ایجنڈا نمٹائے بغیر ملتوی ہو گئی ۔اس نشست میں بھی اراکین کی کم تعداد نے شرکت کی۔

متحدہ قومی موومنٹ، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے بالترتیب آئینی ترمیمی بل 2016، اموات اور شادیوں کا اندراج (ترمیمی) بل 2016 اور نیشنل کنفلیکٹ آف انٹرسٹ بل 2016 متعارف کرائے

ایک قرارداد منظور کی گئی، قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا کہ ملک میں مہنگائی پر قابو پانے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔ قرارداد کی منظوری سے قبل اس پر 15 اراکین نے 1 گھنٹہ 47 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

ایوان میں دو توجہ دلاو نوٹسز اٹھائے گئے۔ پہلے نوٹس میں ایوان کی توجہ ٹی چینلز پر نا مناسب اشتہارات اور دوسرے میں ملک میں یتیم بچوں اور یتیم خانوں کے عدم اندراج کی طرف مبذول کرائی گئی۔

علاوہ ازیں وزیر اعظم کے خصوصی مشیر برائے امور خارجہ نے حزب اختلاف کی شدید مخالفت اور مطالبے پر ایوان کو یقین دہانی کرائی کہ سعودی عرب، ایران بحران پر پاکستان کے کردار کے حوالے سے آئندہ تین روز میں ان کیمرہ بریفنگ دینگے تاہم قائد حزب اختلاف نے مشیر خارجہ کے بیان پر شدید تحفظات کا اظہار کیا اور کہا کہ اخباروں میں چھپا بیان مشیر خارجہ کو لکھ کر دے دیا گیا ہے جو انہوں نے پڑھ کر سنا دیا۔ قائد حزب اختلاف نے مطالبہ کیا کہ ہمیں صرف یہ بتایا جائے دونوں ملکوں کے درمیان بحران پر پاکستان کا کیا کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ سری لنکا کا دورہ اہم نہیں بلکہ اس وقت جنگ کا خوف ہے کہیں پاکستان بھی میدان جنگ نہ بن جائے، لہٰذا وزیر اعظم سری لنکا کی بجائے ایران یا سعودی عرب کا دورہ کرتے تو اچھا ہوتا۔

حزب اختلاف کے دیگر اراکین بھی اس معاملے پر بات کرنا چاہتے تھے تاہم ڈپٹی سپیکر نے قواعد کی خلاف ورزی کہہ کر روک دیا جس پر ایوان شدید ہنگامہ آرائی کا شکار ہو گیا۔ حزب اختلاف کے تمام اراکین قائد حزب اختلاف کی قیادت میں اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور مشیر خارجہ کو بیان جاری رکھنے سے روک دیا۔ حزب اختلاف کے شدید احتجاج اور قائد حزب اختلاف کی تجویز پر ڈپٹی سپیکر جو اس وقت نشست کی صدارت کر رہے تھے کو تمام پارلیمانی جماعتوں کے قائدین کو بات کرنے کی اجازت دینا پڑی ۔ پاکستان تحریک انصاف کی رکن شیریں مزاری، جماعت اسلامی کے صاحبزادہ طارق اللہ، متحدہ قومی موومنٹ کے سید آصف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید احمد اور فاٹا سے رکن اسمبلی رکن شاہ جی گل آفریدی دیگر نے اس معاملے پر اپنی اپنی

وقفہ سوالات

15 میں سے 11 نشستوں میں وقفہ سوالات منعقد ہوا۔ اراکین نے 651 نشاندہ، 248 غیر نشاندہ سوالات دریافت کئے۔ حکومت 20 فیصد سوالات کے جوابات فراہم کرنے سے قاصر رہی جبکہ 25 فیصد سے کم سوالات کے جوابات زبانی طور پر دئے گئے۔

33 خواتین سمیت 61 اراکین نے سوالات جمع کرائے جن میں سے تقریبا دو تہائی (423) سوالات صرف خواتین اراکین نے دریافت کئے۔ سوالات دریافت کرنیوالوں میں تحریک انصاف کو سبقت حاصل رہی جسکے اراکین نے سب سے زیادہ (195) سوالات دریافت کئے، اسکے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 170، پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 82، جماعت اسلامی نے 77 جبکہ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے 70 سوالات پوچھے۔

وقفہ سوالات کے دوران سوالات پوچھنے والوں کا صوبہ وار جائزہ لیں تو 28 ویں اجلاس کے دوران سب سے زیادہ 215 سوالات سندھ سے تعلق رکھنے والے اراکین نے دریافت کئے، انکے بعد خیبر پختون خوا کے اراکین نے 214 جبکہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے اراکین نے 162 سوالات ایجنڈے میں شامل کرائے۔

خاص نکات

- اجلاس کا 08 فیصد وقت وقفہ ہائے نماز یا کورم کی کمی کے باعث نشستوں کی معطلی کی نذر ہوا۔
- حزب اختلاف کی تمام جماعتیں انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2016 اور پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (تبدیلی) بل 2016 کی مخالفت پر یکسو اور متحد دکھائی دیں، واک آوٹ بھی کیا۔
- کورم کی کمی کے باعث متعدد نشستیں معطل کرنا پڑیں جبکہ دو نشستیں ملتوی بھی کی گئیں۔
- وزیر اعظم کی عدم شرکت میں منعقد ہونیوالا یہ مسلسل دوسرا اجلاس تھا۔
- بڑی پارلیمانی جماعتوں کے پارلیمانی قائدین کے مقابلے میں چھوٹی پارلیمانی جماعتوں کے قائدین باقاعدگی کیساتھ نشستوں میں شریک ہوتے رہے۔
- 27 اجلاس میں عملی شرکت کرنیوالے 166 اراکین کے مقابلے میں اس اجلاس میں عملی شرکت کرنیوالے والے اراکین کی تعداد 176 رہی، خواتین اراکین کی عملی شرکت گزشتہ اجلاس میں 73 فیصد تھی جو کم ہو کر اس اجلاس میں 70 فیصد رہ گئی جبکہ مرد اراکین کی عملی شرکت کی شرح گزشتہ اجلاس کے مقابلے میں 04 فیصد اضافے کیساتھ 47 فیصد رہی۔
- اجلاس کے ایجنڈا پر موجود ایک چوتھائی امور محرکین کی عدم موجودگی یا نشستوں کے قبل از وقت التوا کے باعث نہ نمٹائے جاسکے۔
- ہفتہ وار تعطیل جمعہ کو کرنیکی قرارداد مزید غور کیلئے مجلس قائمہ کے سپرد کی گئی
- 11 مجالس ہائے قائمہ نے اپنی رپورٹس پیش کیں
- پارلیمان سے صدر کے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد پر اس اجلاس میں بھی بحث جاری رہی۔ 28 اراکین نے 05 گھنٹے 20 منٹ تک اس پر اظہار خیال کیا۔
- کورم کی نشاندہی 07 بار کی گئی، 08 واک آوٹ بھی مشاہدے میں آئے۔

جماعتوں کا موقف بیان کیا اور مشیر خارجہ کے بیان پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے حکومتی پالیسی کو غیر تسلی بخش قرار دیا۔

06 جنوری کو چوتھی نشست میں بھی اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی تاہم کم حاضری کیساتھ بھی ایوان نے ایجنڈے پر موجود بیشتر امور نمٹائے۔ اطلاعات، نشریات اور قومی ورثہ، سمندر پار پاکستانیوں اور قدرتی وسائل، مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی اور خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری کی وزارتوں پر قائم مجالس ہائے قائمہ کے چیئرمینوں نے رپورٹس پیش کیں۔

ایوان نے ایجنڈے پر موجود 31 نشاندہ سوالات میں سے 10 سوالات اٹھائے۔ اراکین نے 15 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ ایوان میں 1 توجہ دلاو نوٹس کے ذریعے ایوان کی توجہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے فاٹا کیلئے اخراجات کے ہزاروں نئے شیڈولز کی منظوری میں تاخیر کی طرف مبذول کرائی گئی۔ اس توجہ دلاو نوٹس کا جواب سرحدوں اور فرنٹیئر ریجن کے وزیر نے دیا۔ تین اراکین نے صدر کے گزشتہ سال پارلیمان سے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد سے متعلق 45 منٹ تک بحث کی

اراکین نے 5 نکتہ ہائے اعتراض کے ذریعے 31 منٹ تک مختلف معاملات پر اظہار خیال کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک رکن نے ایک بج کر 15 منٹ پر کورم کی نشاندہی کی جس کے باعث نشست ملتوی کر دی گئی۔

07 جنوری کو پانچویں نشست میں ایجنڈے پر موجود سبھی امور زیرِ غور آئے جبکہ نشست اراکین کے احتجاج اور کم حاضری کا شکار رہی۔ ڈپٹی سپیکر کی زیر صدارت اور طے شدہ وقت کی بجائے 36 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہونیوالی نشست 2 گھنٹے 51 منٹ جاری رہی۔ نشست کا آغاز 23 (سات فیصد) جبکہ اختتام 43 (تیرہ فیصد) اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔

وزیر اعظم اس نشست میں بھی شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف 62 منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ پختونخوا ملی عوامی پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، بلوچستان نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے پارلیمانی قائدین اور آٹھ اقلیتی اراکین نے بھی شرکت کی جبکہ سولہ اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کیں۔

چیئرمین مجلس قائمہ برائے کابینہ سیکریٹریٹ نے پاکستان بیت المال (ترمیمی) بل 2015 پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ ایوان نے ایجنڈے پر موجود 29 نشاندہ سوالات میں سے 07 سوالات اٹھائے۔ اراکین نے 12 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ ایوان میں گڈانی لسبیلہ فش ہاربر کی تکمیل میں تاخیر

حزبِ اختلاف ماسوائے متحدّہ قومی موومنٹ نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 کی منظوری کے خلاف بھی احتجاجاً 04 بج کر 11 منٹ پر ایوان سے واک آؤٹ کیا۔

اور پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے ثانوی ٹرانسمشن گرڈ کی عدم منظوری کے حوالے سے دو توجہ دلاؤ نوٹس پیش کئے گئے جن کا جواب پارلیمانی امور کے وزیرِ مملکت نے دیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے ایک رکن نے صدر کے گزشتہ سال پارلیمان سے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد پر نو منٹ تک اظہار خیال کیا ۔ ایوان نے قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے 19 اراکین کے انتخاب سے متعلق ایک تحریک کی بھی منظوری دی۔

اراکین نے 13 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 40 منٹ تک مختلف معاملات پر اظہار خیال کیا۔ حزب اختلاف کے تمام اراکین بشمول پختونخوا ملی عوامی پارٹی اور جمعیت العلما اسلام (ف) نے حکومت کی جانب سے سوالات کے جوابات نہ دیے جانے اور غلط معلومات کی فراہمی کے خلاف 11 بج کر 25 منٹ پر ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف سے تعلق رکھنے والی ایک رکن نے گیارہ بج کر اٹھائیس منٹ پر کورم کی نشاندہی کی جس کے نتیجے میں گیارہ بج کر تیس منٹ پر ایوان کی کاروائی ملتوی کر دی گئی۔

حزبِ اختلاف کے اراکین کی گیارہ بج کر اڑتالیس منٹ پر ایوان میں واپسی کے بعد کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تاہم جمعیت العلما اسلام (ف) سے تعلق رکھنے والے اراکین نشست کی بقیہ کارروائی میں شریک نہ ہوئے

08 جنوری کو چھٹی نشست میں بھی اراکین کی کم حاضری کا رجحان برقرار رہا۔ نشست کے آغاز اور اختتام پر صرف 38 (11 فیصد) اراکین کی موجودگی مشاہدہ کی گئی۔ نشست کا آغاز طے شدہ وقت کی بجائے چالیس منٹ کی تاخیر سے ہوا اور یہ نشست دو گھنٹے اکتیس منٹ جاری رہی، صدارت کے فرائض ڈپٹی سپیکر نے انجام دیئے۔

وزیرِ اعظم اور قائدِ حزب اختلاف اجلاس میں شریک نہ ہوئے۔ نشست میں پختونخوا ملی عوامی پارٹی، جماعت اسلامی، پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، بلوچستان نیشنل پارٹی، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ نو اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے جبکہ انیس اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کیں۔

ایوان نے ایجنڈے پر موجود اکتالیس نشاندہ سوالات میں سے سات سوالات اٹھائے نیز اراکین نے پندرہ ضمنی سوالات دریافت کیے۔ وزیرِ مملکت برائے داخلہ وانسدادِ منشیات نے پاکستانیوں کی سری لنکا اور تھائی لینڈ غیر قانونی منتقلی سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پر بیان دیا۔ پانچ اراکین نے اٹھاون منٹ تک صدارتی خطاب پر اظہار تشکر پیش کرنے کی تحریک پر اظہارِ خیال کیا۔ اراکین نے چھ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے دس منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔

جنوری کو ساتویں نشست میں ماسوائے ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے ایجنڈے میں شامل تمام امور زیرِ غور آئے۔ یہ نشست تین گھنٹے آٹھ منٹ تک جاری رہی تاہم اس دوران نماز مغرب کی ادائیگی کیلئے 19 منٹ تک ایوان کی کارروائی معطل رہی۔ نشست کے ابتدائی ڈیڑھ کی گھنٹہ صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ بقیہ وقت چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے انجام دئے۔

ایوان نے حکومتی مسوّدہ قانون بیت المال ترمیمی بل 2015 کی منظوری دے دی۔ تین اراکین اور وزیر برائے پارلیمانی امور نے اس مسوّدہ قانون پر پانچ منٹ بحث کی۔ ایوان نے ایجنڈے پر موجود اکتیس نشاندہ سوالات میں سے تیرہ سوالات اٹھائے نیز اراکین نے سولہ ضمنی سوالات دریافت کیے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ، مالیات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری نے سیم و تھور سے زمین کی تباہی سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پر بیان دیا۔ تین اراکین نے بنتالیس منٹ تک صدارتی خطاب پر اظہار تشکر پیش کرنے

دیا۔ تین اراکین نے پینتالیس منٹ تک صدارتی خطاب پر اظہار تشکر پیش کرنے کی تحریک پر اظہارِ خیال کیا۔ اراکین نے چھ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اٹھارہ منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکینِ اسمبلی نے اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

ایران، سعودی عرب بحران پر بحث کے دوران نے دیگر اراکین کو بولنے کی اجازت نہ دینے پر حزب اختلاف کے شدید احتجاج اور قائد حزب اختلاف کی تجویز پر چیئر کو تمام پارلیمانی جماعتوں کے قائدین کو بات کرنے کی اجازت دینا پڑی۔ پاکستان تحریک انصاف کی رکن شیریں مزاری، جماعت اسلامی کے صاحبزادہ طارق اللہ، متحدہ قومی موومنٹ کے سید آصف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید احمد اور فاٹا سے رکن اسمبلی شاہ جی گل آفریدی ودیگر نے اس معاملے پر اپنی اپنی جماعتوں کا موقف بیان کیا۔

میں تاخیر کے خلاف ایوان سے واک آوٹ کیا۔ وہ چودہ منٹ تک ایوان سے باہر رہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے اراکینِ اسمبلی نے اپنے ایک ساتھی کے خلاف مقدمہ درج کیے جانے پر احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین ہی کے ایک رکن نے سات بج کر بارہ منٹ پر کورم کی نشاندہی کی جس پر چیئر نے گنتی کا حکم دیا اور اراکین کی تعداد مقرر حد (کل رکنیت کا ایک چوتھائی یعنی چھیاسی اراکین) سے کم ہونے پر ایوان کی کاروائی اگلے دن تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

12 جنوری کو آٹھویں نشست میں نظام کار میں شامل نصف امور زیر غور آئے۔ دو گھنٹے 49 منٹ دورانیے کی اس نشست کا آغاز طے شدہ وقت 10 بجے کی بجائے 10 بج کر 37 منٹ پر ہوا۔ نشست کا آغاز 19 (05 فیصد) اور اختتام 42 (12 فیصد) اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔ ابتدائی 77 منٹ تک صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ بقیہ وقت چیئر پر سنوں کے پینل کے ایک رکن نے انجام دیئے۔ وزیر اعظم اجلاس میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزبِ اختلاف ایک گھنٹہ تک ایوان میں موجود رہے۔ 11 وفاقی وزرانے، میں پختونخوا ملی عوامی پارٹی، متحدہ قومی موومنٹ، جماعتِ اسلامی، قومی وطن پارٹی (شیرپاؤ)، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین اور 5 اقلیتی اراکین بھی نشست میں شریک ہوئے۔

پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے بالترتیب دو قانونی مسودات آئینی (ترمیمی) بل 2016 (برائے ترمیم کئے جانے شق (11) اور فیکٹریز (ترمیمی) بل 2016 ایوان میں متعارف کرائے۔

ایوان نے پاکستان تحریک انصاف اور متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کی طرف سے آئین کی شق 156 اور شق 161 میں ترامیم کیلئے دو قانونی مسودات پیش کرنیکی تحاریک مسترد کر دیں۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی نے اغلاط سے پاک طباعتِ قرآن پاک ترمیمی بل 2015 پر اپنی رپورٹ پیش کی۔ ایوان نے رپورٹ پیش کیے جانے میں تاخیر انداز کئے جانے کی تحریک منظور کر لی۔

ایوان نے انسداد دہشت گردی کے قومی ادارے (نیکٹا) کو مزید فعال اور موثر ادارہ بنانے سے متعلق ایک قرارداد کی منظوری دی۔ قرارداد کی منظوری سے قبل اس پر تین اراکین نے 26 منٹ تک گفتگو کی۔

ایوان زیریں کے قواعد وضوابط ہائے کار میں ایک ترمیم کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ ایوان نے قواعد وضوابط ہائے کار میں تبدیلی کی ایک اور تحریک کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔ اس ترمیم کے ذریعے وزیر اعظم کو ہفتہ میں ایک بار خود سوالات کے جواب دینے کا پابند بنانے کی تجویز دی گئی تھی۔

ایوان میں دو توجہ دلاؤ نوٹس زیر غور لائے گئے۔ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور نے آبی تنازعات کے حل سے متعلق نوٹس پر بیان دیا جبکہ پارلیمانی معتمد (سیکرٹری) برائے پٹرولیم اور قدرتی وسائل نے خام تیل کی عالمی منڈی میں قیمتوں میں کمی کے اثرات عوام تک منتقل نہ کیے جانے سے متعلق نوٹس کا جواب دیا۔

اراکین نے 17 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 27 منٹ تک مختلف

معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں زراعت کی زبوں حالی، پاکستان سٹاک ایکسچینج کا قیام، واسا کو بجلی کی فراہمی کی معطلی اور بلوچستان میں شہریوں کے شناختی کارڈوں کی معطلی شامل تھے۔

13 جنوری کو نویں نشست میں ایک قانونی مسودے کے سوا نظام کار (ایجنڈے) میں شامل تمام امور زیر غور آئے۔ سپیکر اور چیئر پر سنوں کے پینل کے ایک رکن کی صدارت میں منعقدہ تین گھنٹے دورانئے کی اس نشست میں بھی اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی۔ نشست کے آغاز پر 29 اور اختتام پر 39 اراکین کی موجودگی مشاہدہ کی گئی۔ وزیراعظم اس نشست میں بھی شریک نہ ہوئے۔ قائد حزب اختلاف نے 1 گھنٹہ 40 منٹ تک نشست میں شرکت کی۔ پختونخوا ملی عوامی پارٹی، جمعیت العلما اسلام (ف)، قومی وطن پارٹی شیر پاؤ، جماعت اسلامی، پاکستان مسلم لیگ ضیا، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین، آٹھ وفاقی وزرا اور سات اقلیتی اراکین کی موجودگی بھی مشاہدے میں آئی۔

> **75 اراکین نے ایک یا ایک سے زیادہ نکات ہائے اعتراض پر بات کی، اجلاس کے مجموعی وقت کا تقریباً 13 فیصد صرف ہوا، سپیکر نے نکات ہائے اعتراض پر 31 بار ہدایات جاری کیں۔**

انچارج وزیر کی درخواست پر ایوان نے نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل 2016 کو متعارف کرانیکا عمل موخر کر دیا۔

وفاقی برائے سمندر پار پاکستانیز و انسانی وسائل کی ترقی اور وزیر مملکت برائے نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کو آرڈینیشن نے بالترتیب کویت، عراق جنگ کے متاثرین کیلئے اقوام متحدہ کی طرف سے 1992 میں اعلان کی گئی رقوم کی عدم ادائیگی اور واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی (واسا) حیدر آباد کی بجلی منقطع ہونے سے متعلق اٹھائے گئے توجہ دلاؤ نوٹسوں پر بیان دیا۔

ایوان نے نظام کار پر موجود چالیس نشاندہ دہ سوالات میں سے چودہ کو اٹھایا۔ اراکین نے پندرہ ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ حکومت نے اکتیس غیر نشان دار سوالات میں سے بیس کے جوابات نہ دیئے۔ چار اراکین نے صدر کے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد پر ترپین منٹ تک اظہار خیال کیا۔

اراکین نے 05 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 27 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں حکومت کی کارکردگی، ذاتی وضاحت اور ایوان کی کارروائی سے متعلقہ امور شامل تھے۔

14 جنوری کو دسویں نشست میں بھی اراکین کی حاضری کم رہی جبکہ نظام کار پر موجود نصف سے زائد امور زیر غور نہ لائے گئے۔ 03 گھنٹے دورانئے کی نشست کا آغاز طے شدہ وقت 10 بجے کی بجائے 10 بج کر 35 منٹ پر ہوا۔ کورم کی کمی کے باعث ایوان کی کارروائی 51 منٹ معطل رہی۔

وزیراعظم اجلاس میں شریک نہ ہوئے تاہم قائدِ حزبِ اختلاف 24 منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ آٹھ وفاقی وزرا نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ نشست کے آغاز پر پچیس (سات فیصد) اور اختتام پر ایک سو چھ (اکتیس فیصد) اراکین موجود تھے۔ نشست میں پختونخوا ملی عوامی پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل)، قومی وطن پارٹی شیر پاؤ، جماعت اسلامی، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ سات اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

انچارج وزیر کی درخواست پر ایوان نے دوسری مرتبہ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل 2016 کو متعارف کرانے کی تحریک موٴخر کر دی۔ ایوان نے اسلام آباد ماتحت عدلیہ سروسز ٹربیونل بل 2015 اور فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی (ترمیمی) بل 2015 کی منظوری دے دی۔ یہ قانونی مسودات وزیر اطلاعات، نشریات و قومی ورثہ کی جگہ وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی نے پیش کئے تھے۔

مجلس قائمہ برائے مالیات، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری نے انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2015 اور انکم ٹیکس (دوسرا ترمیمی) بل 2015 پر کمیٹی کی دو رپورٹس پیش کیں۔ ایوان نے کمیٹی کی رپورٹ تاخیر سے پیش ہونے کو نظر انداز کرنے کی تحریک کی کثرتِ رائے سے منظوری دی۔ مجلس قائمہ برائے ریلوے کے چیئرمین نے جنوری 2015 سے جون 2015 تک کے عرصہ کی کارکردگی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔

ایوان نے نظام کار پر موجود چونتیس نشاندہ دہ سوالات میں سے تین کو اٹھایا۔ اراکین نے دو ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ حکومت نے اکیس غیر نشان دار سوالات میں سے سترہ کے جوابات دیئے۔ وقفہ سوالات کا دورانیہ صرف گیارہ منٹ رہا۔

جنگلات کے کٹاؤ سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس کو متعلقہ وزیر کی درخواست پر موٴخر کر دیا گیا۔ وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل نے ایل این جی معاہدے پر معلومات کی کم دستیابی سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دیا۔

بیس اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے باون منٹ تک مختلف

معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں صحافیوں پر دہشت گردی کے حملوں، تھر میں اموات اور ایوان کی کارروائی سے متعلق امور شامل تھے۔

وقفہ سوالات کے دوران پاکستان پیپلزپارٹی کے ایک رکن کی طرف سے کورم کی نشاندہی کے باعث ایوان کی کارروائی اکیاون منٹ تک معطل رہی ۔پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے انکی پارٹی کے چیئرمین سے متعلق ایک وفاقی وزیر کے بیان کے خلاف ایوان کے اندر احتجاج ریکارڈ کرایا۔

15 جنوری کو گیارہویں نشست کورم پورا نہ ہونے کے باعث تعطل کا شکار رہی۔نشست کا دورانیہ دو گھنٹے بتیس منٹ رہا۔کورم کی کمی کے باعث ایوان کی کارروائی 37منٹ تک معطّل رہی۔نشست کا آغاز طے شدہ وقت دس بجے کی بجائے دس بج کر اڑتیس منٹ پر ہوا۔نشست کے دوران پچاسی منٹ صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ بقیہ وقت چیئرپرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے انجام دیے۔

وزیرِاعظم اور قائدِ حزبِ اختلاف اجلاس میں شریک نہ ہوئے۔دس وفاقی وزرا نے اجلاس میں شرکت کی۔نشست کے آغاز پر تینتالیس (تیرہ فیصد) اور اختتام پر دس (تین فیصد) اراکین موجود تھے۔پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل)، جماعت اسلامی، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی ۔آٹھ اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی نے نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ترمیمی) بل 2016ایوان میں متعارف کرایا جسے غور کے لیے متعلقہ مجلس قائمہ کو بھجوادیا گیا۔ مجلس قائمہ برائے مالیات ، محصولات ، اقتصادی امور ، شماریات اور نجکاری نے بینکوں سے متعلقہ جرائم کی خصوصی عدالتوں کے ترمیمی بل 2015، بینکوں کو قومیانے کے ترمیمی بل 2015، ایکویٹی شراکت فنڈ ترمیمی بل 2015 اور انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2016پر کمیٹی کی چار رپورٹیں پیش کیں۔ایوان نے پہلی تین رپورٹوں کو پیش کرنے میں ہونے والی تاخیر کو نظر انداز کرنے کی تحریک کی کثرتِ رائے سے منظوری دی ۔ مجلس قائمہ برائے صنعت و پیداوار کے چیئرمین نے جنوری 2015 سے جون 2016تک کے عرصہ کی کارکردگی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔

ایوان میں نظام کار پر موجود چھیالیس نشاندہ سوالات میں سے صرف تین کے زبانی جوابات دیے گئے۔ اراکین نے چار ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔حکومت نے تینتیس غیر نشاندہ سوالات میں سے صرف

وزیر دفاع نے دہشت گردی کے خلاف سعودی قیادت میں بننے والے 34 ملکی اتحاد اور حالیہ سعودی ایران تنازعہ سے متعلق اٹھارہ منٹ طویل پالیسی بیان دیا

دس کے تحریری جوابات فراہم کیے ۔ وقفہ سوالات کا دورانیہ صرف تیرہ منٹ رہا۔

ایوان میں تمباکو نوشی کے بڑھتے رجحان اور تین سو سے کم یونٹ استعمال کرنے والے صارفین کو بجلی کی قیمتوں میں حالیہ کمی کے فوائد سے محروم رکھے جانے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں پر بات کی گئی۔ دو اراکین نے صدر کے پارلیمان سے خطاب پر اظہار تشکّر کی تحریک پر اظہارِ خیال کیا۔

نو اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے آدھ گھنٹے تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں سعودی ایران تنازعہ، بجلی کا حالیہ بریک ڈاؤن، بھارت میں پاکستان ایئر لائن کے دفتر پر حملہ اور اساتذہ کے احتجاج سے متعلق امور شامل تھے۔ ایوان کی کاروائی شروع ہونے کے آٹھ منٹ بعد ایک آزاد رکن نے کورم کی نشاندہی کی جس کے نتیجے میں اجلاس سینتیس منٹ معطّل رہا

18 جنوری کو بارہویں نشست میں دو قانونی مسوّدوں کی منظوری دی گئی۔ نشست کا دورانیہ 03 گھنٹے 19 منٹ رہا۔ آغاز طے شدہ وقت ساڑھے چار بجے کی بجائے چار بج کر اڑتیس منٹ پر ہوا۔ 02 گھنٹے اور 43 منٹ صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ بقیہ وقت چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے انجام دئے۔

وزیرِ اعظم اس نشست میں بھی شریک نہ ہوئے۔ قائدِ حزبِ اختلاف چالیس منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ سات وفاقی وزرا نے اجلاس میں شرکت کی۔ نشست کے آغاز پر 43 (13 فیصد) اور اختتام پر 28 (08 فیصد) اراکین موجود تھے۔ پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، جماعت اسلامی، پختونخوا ملی عوامی پارٹی، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ سات اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

ایوان نے انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2015 اور انکم ٹیکس (دوسری ترمیم) بل 2015 کی متفقہ طور پر منظوری دے دی۔ ان قانونی مسوّدات پر غور اور انہیں منظور کیے جانے کی تحاریک وفاقی وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی نے پیش کیں۔ انکم ٹیکس (ترمیمی) بل پر غور بدھ تک کے لیے موئخر کر دیا۔ مجلس قائمہ برائے حکومتی یقین دہانیاں، مجلس قائمہ برائے پٹرولیم وقدرتی وسائل اور مجلس قائمہ برائے سائنس و ٹیکنالوجی کی کارکردگی کی ششماہی رپورٹس ایوان میں پیش کی گئیں۔

ایوان میں نظام کار پر موجود 44 نشاندہ سوالات میں سے صرف 08 کے زبانی جوابات دیے گئے ۔ اراکین نے 09 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے ۔ حکومت نے 09 غیر نشاندہ سوالات میں سے 06 کے تحریری جوابات فراہم کیے۔ وقفہ سوالات کا دورانیہ 43 منٹ رہا۔

ایوان میں اینٹی بائیوٹکس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے مدافعتی نظام پر اثرات اور لواری ٹنل کھولنے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں پر بات کی گئی۔ چار اراکین نے صدر کے پارلیمان سے خطاب پر اظہارِ تشکّر کی تحریک پر اظہارِ خیال

کیا۔ اس بحث میں باون منٹ صرف ہوئے۔

بیس اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے اٹھائیس منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں خارجہ تعلقات، کارِ سرکار، اور ایوان کی کاروائی سے متعلق امور شامل تھے۔ پاکستان تحریک انصاف کی ایک خاتون رکن نے 06 بج کر 09 منٹ پر کورم کی نشاندہی کی، تاہم گنتی کیے جانے پر کورم مکمّل پایا گیا۔

19 جنوری کو اجلاس کی تیرہویں نشست میں نظامِ کار (ایجنڈے) پر موجود امور میں سے نصف ہی زیرِ غور آسکے۔ حسبِ قواعد یہ نشست نجی اراکین کی کاروائی کے لیے مختص تھی۔ 02 گھنٹے 44 منٹ دورانیئے کی اس نشست کا آغاز طے شدہ وقت ساڑھے دس کی بجائے دس بج کر پینتیس منٹ پر ہوا۔ 02 گھنٹے اور 23 منٹ تک صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ بقیہ وقت کیلیۓ ڈپٹی سپیکر نے ذمہ داری نبھائی۔

وزیر اعظم اجلاس میں شریک نہ ہوئے تاہم قائدِ حزبِ اختلاف 02 گھنٹے 08 منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ 12 وفاقی وزرا نے بھی نشست میں شرکت کی۔ نشست کے آغاز پر 17 (05 فیصد) اور اختتام پر 52 (15 فیصد) اراکین کی موجودگی مشاہدہ کی گئی۔ پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ)، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ پانچ اقلیتی اراکین بھی نشست میں شریک ہوئے۔

متحدہ قومی موومنٹ اور جمعیت علمائے اسلام (ف) کی اراکین نے بالترتیب مجموعہ ضابطہ فوجداری (ترمیمی) بل 2016 اور بچوں کو ملازمت پر رکھے جانے کا ترمیمی بل 2016 پیش کیئے۔ دونوں قانونی مسوّدات مزید غور کے لیے متعلقہ مجالسِ قائمہ کو بھجوا دیے گئے۔

ایوان نے مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے خصوصی اقدامات کیے جانے سے متعلق قرارداد کی منظوری دی۔ یہ قرارداد ایم کیو ایم کے ایک رکنِ اسمبلی کی جانب سے پیش کی گئی تھی اور آٹھ اراکین نے اس پر تینتیس منٹ اظہارِ خیال کیا۔ جمعہ کو ہفتہ وار تعطیل قرار دئے جانے سے متعلق ایک قرارداد بحث کے بعد متعلقہ مجلسِ قائمہ کو بھجوا دی گئی۔ جماعتِ اسلامی کی جانب سے پیش کردہ اس قرارداد پر 11 اراکین بشمول چار وفاقی وزرا ئنے بات کی۔

وزیر دفاع نے دہشت گردی کے خلاف سعودی قیادت میں بننے والے 34 ملکی اتحاد اور حالیہ سعودی ایران تنازعہ سے متعلق اٹھارہ منٹ طویل پالیسی بیان دیا۔ بعد از بیان چار اراکین نے 12 منٹ تک اس موضوع پر گفتگو کی۔ ایوان میں ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ اور لوک ورثہ کے سابقہ ملازمین کو پینشن نہ دیے جانے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں پر بات کی گئی۔

ایوان نے ایجنڈے پر شامل پانچ تحاریک زیرِ ضابطہ 259 پر کوئی بحث نہیں کی۔ تین اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 03 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں کارِ سرکار اور ایوان کی کاروائی سے متعلق امور شامل تھے۔

عوامی مسلم لیگ پاکستان کے واحد رکن نے حکومتی غیر سنجیدگی اور کورم پورا نہ ہونے کے خلاف 10 بج کر 44 منٹ پر واک آوٹ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے بھی 01 بج کر 13 منٹ پر سپیکر کے رویۓ کے خلاف احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کیا۔

20 جنوری 2016 کو چودھویں نشست میں نظام کار (ایجنڈے) پر موجود زیادہ تر امور کو باچاخان یونیورسٹی چارسدّہ پر ہونے والے حملے پر بات کرنے کے لیے موئخر کر دیا گیا۔ 04 گھنٹے 16 منٹ پر محیط اس نشست کی کاروائی ڈیڑھ گھنٹے

کے لیے معطّل بھی رہی۔

نشست کا آغاز طے شدہ وقت ساڑھے دس کی بجائے دس بج کر چونتیس منٹ پر ہوا۔ نشست کے دوران تمام وقت صدارت کے فرائض سپیکر نے انجام دیئے۔ وزیرِ اعظم اجلاس میں شریک نہ ہوئے تاہم قائدِ حزبِ اختلاف ایک گھنٹے پنتیس منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ تیرہ وفاقی وزرا نے اجلاس میں شرکت کی۔ نشست کے آغاز پر 28(08 فیصد) اور اختتام پر 88(26 فیصد) اراکین موجود تھے۔ پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، جماعت اسلامی، پختونخوا ملّی عوامی پارٹی، آل پاکستان مسلم لیگ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ پانچ اقلیتی اراکین بھی نشست میں شریک ہوئے۔

نظامِ کار میں شامل دو قانونی مسوّدوں اور تین کمیٹی رپورٹوں پر غور موٴخر کر دیا گیا۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے امورِ داخلہ و انسدادِ منشیات نے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ پر پتہ نہ لکھے جانے سے متعلق ایک توجّہ دلاوٴ نوٹس پر بیان دیا۔ ایوان میں 35 نشانذدہ سوالات میں سے 05 کے زبانی جوابات دیے گئے جبکہ اراکین نے چھ ضمنی سوالات پوچھے۔ حکومت نے 23 غیر نشانذدہ سوالات میں سے 07 کے تحریری جوابات ایوان کو فراہم کیے۔ وقفۂ سوالات کا دورانیہ 31 منٹ رہا۔

اکیس اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 01 گھنٹہ 45 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں ایوان کی کاروائی اور چارسدّہ حملے سے متعلق امور شامل تھے۔ سپیکر نے وقفۂ سوالات میں سرکاری افسران کی غیر حاضری اور چارسدّہ حملے کے پیشِ نظر دو مرتبہ ایوان کی کاروائی معطّل کی

جنوری کو پندرہویں اور آخری نشست میں چھ حکومتی قانونی مسوّدوں کی منظوری دی گئی۔ نشست کا دورانیہ 05 گھنٹے 38 منٹ رہا۔

نشست کا آغاز طے شدہ وقت ساڑھے دس کی بجائے دس بج کر منٹ پر ہوا۔ 03 گھنٹے 48 منٹ تک صدارت کے فرائض سپیکر نے جبکہ 01 گھنٹہ 50 منٹ تک ڈپٹی سپیکر نے سرانجام دئے۔ وزیرِ اعظم اس نشست میں بھی شریک نہ ہوئے تاہم قائدِ حزبِ اختلاف 01 گھنٹہ 50 منٹ تک ایوان میں موجود رہے۔ 12 وفاقی وزرا، قومی وطن پارٹی (شیرپاوٴ)، پاکستان مسلم لیگ (ضیا)، جماعت اسلامی، پختونخوا ملّی عوامی پارٹی، آل پاکستان مسلم لیگ، عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین اور پانچ اقلیتی اراکین نے بھی نشست میں شرکت کی۔

ایوان نے چھ حکومتی قانونی مسوّدوں کو کثرتِ رائے سے منظور کر لیا۔ ان مسوّدوں میں انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2016، بنک قومیانے کا ترمیمی بل 2015، ایکویٹی شراکت فنڈ (منسوخی) بل 2014، بینکوں کے خلاف جرائم کی خصوصی عدالتوں کا ترمیمی بل 2015، مجموعہ ضابطہ فوجداری (ترمیمی) بل 2015 اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 شامل ہیں۔

دس اراکین نے 02 گھنٹے 23 منٹ تک انکم ٹیکس (ترمیمی) بل 2016 پر بحث کی۔ 12 اراکین نے پاکستان ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 پر سولہ منٹ تک اظہارِ خیال کیا۔ یہ بل ضمنی ایجنڈے کے ذریعے منظوری کے لیے لایا گیا تھا۔

وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی وانسانی حقوق نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز پر بنی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ چیئرمین مجلسِ قائمہ برائے کابینہ سیکرٹیریٹ نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ مجالسِ قائمہ برائے مواصلات اور بجلی و پانی کے چیئرمینوں نے اپنی کمیٹیوں کی ششماہی رپورٹیں ایوان میں پیش کیں۔

ایوان نے 20 جنوری کو باچاخان یونیورسٹی چارسدّہ میں ہونے والے حملے کی مذمّت کرنے کی قرارداد بھی ایوان میں پیش کی۔ حکومتی نمائندوں نے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹوں پر رہائشی پتے درج نہ کیے جانے اور خیبر پختونخوا میں لوڈشیڈنگ سے متعلق دو توجّہ دلاوٴ نوٹسوں پر بیانات دیے۔ ایوان میں 37 نشانذدہ سوالات میں سے 11 کے زبانی جوابات دئے گئے جبکہ اراکین نے 16 ضمنی سوالات بھی پوچھے۔ حکومت نے 12 غیر نشانذدہ سوالات میں سے دو کے تحریری جوابات ایوان کو فراہم کیے۔

چھ اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے بارہ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ ان معاملات میں ایوان کی کاروائی اور کارِ سرکار سے متعلق امور شامل تھے۔ حزبِ اختلاف کی ساری جماعتوں نے انکم ٹیکس ترمیمی بل 2016 کے خلاف 02 بج کر 41 منٹ پر ایوان سے واک آوٴٹ کیا۔ پاکستان تحریکِ انصاف اور متحدّہ قومی موومنٹ کے اراکین تین بجے، پیپلز پارٹی کے اراکین تین بج کر دس منٹ پر اور جماعتِ اسلامی کے اراکین تین بج کر بارہ منٹ پر ایوان میں واپس تشریف لائے۔ پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے 02 بج کر 51 منٹ پر کورم کی نشاندہی کی البتہ گنتی پر کورم مکمّل پایا گیا۔ حزبِ اختلاف ماسوائے متحدّہ قومی موومنٹ نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 کی منظوری کے خلاف بھی احتجاجاً 04 بج کر 11 منٹ پر ایوان سے واک آوٴٹ کیا۔

25واں اجلاس

نومنتخب وزیراعلیٰ اور نئی کابینہ نے زیادہ تر وقت ایوان میں گزارا

خواتین کو کام کی جگہوں پر ہراساں کرنے کے سدباب کا بل متفقہ منظور

ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت کے لحاظ سے خواتین کو سبقت حاصل رہی

بلوچستان کے صوبائی ایوان کا چار نشستوں پر محیط 25 ویں اجلاس میں کام کی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کرنے کیخلاف بل کی منظوری دی گئی۔ علاوہ ازیں مختص شدہ صوبائی کوٹہ کے لحاظ سے وفاقی اداروں میں ملازمتوں اور صوبے میں فوری طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کی سہولتوں کی فراہمی کی قراردادوں کی منظوری اور نئے وزیراعلیٰ کی اپنی کابینہ کے ہمراہ اجلاس میں موجودگی اس اجلاس کی نمایاں خصوصیت رہی۔

08 جنوی سے 16 جنوری تک منعقدہ اس اجلاس میں بھی اراکین کی کم تعداد میں شرکت کا مسلہ برقرار رہا۔ تمام نشستوں کے آغاز میں ایوان میں موجود اراکین کی اوسط حاضری 27 (42 فیصد) اور اختتام پر 26 (40 فیصد) مشاہدہ کی گئی۔ اقلیتی اراکین کی فی نشست اوسط حاضری 02 رہی جبکہ ہر نشست مقررہ وقت کی بجائے 27 منٹ کی تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور اوسطا 01 گھنٹہ 49 منٹ جاری رہی۔ اجلاس کی طویل ترین نشست 08 تاریک کو منعقد ہوئی جو 02 گھنٹے 55 منٹ پر محیط رہی جبکہ مختصر ترین نشست 14 جنوری کو منعقد ہوئی جسکا دورانی 01 گھنٹہ 22 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔

ایوان نے مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کئے جانے کے سدباب کے

قانونی مسودے بلوچستان ہراسمنٹ آف ویمن ورکرز بل 2015 کی متفقہ منظوری دی۔

ایوان نے پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے اراکین کی طرف سے پیش کی گئی دو مشترکہ قراردادوں کی متفقہ منظوری دی۔ پہلی قرارداد میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان لوگوں کو وفاقی ملازمتوں میں مختص کوٹہ کے مطابق ملازمتیں فراہم کی جائیں جبکہ دوسری قرارداد میں یونیورسل سروسز فنڈ کو صوبے کے پسماندہ علاقوں تک توسیع دینے کی سفارش کی گئی۔ تیسری نشست میں پیش کی گئی ان قراردادوں کی منظوری سے قبل ان پر 19 اراکین نے 90 منٹ تک بحث کی۔

نئے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے بعد نئی کابینہ کی عدم تشکیل کے باعث پہلی دو نشستوں کے دوران وقفہ سوالات معطل رہا تاہم کابینہ کے حلف اٹھانے کے بعد اراکین نے مجموعی طور پر دس سوالات دریافت کئے۔ ان میں سے آدھے سوالات کا وزراء نے جواب دیا جبکہ بقیہ پانچ سوالات محرکین یا متعلقہ حکام کی غیر موجودگی کے باعث نہ اٹھائے جاسکے۔

سپیکر نے تمام چار نشستوں میں شرکت کی اور 87 فیصد وقت تک اجلاس کی صدورت کی بقیہ وقت کیلئے صدارت کے فرائض چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے نبھائے۔

وزیر اعلیٰ (قائد ایوان نے تین نشستوں میں شرکت کی اور 79 فیصد وقت تک ایوان میں موجود رہے جبکہ قائد حزب اختلاف دو نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 29 فیصد ایوان میں گزارا۔ پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائدین تمام چار نشستوں میں جبکہ مجلس وحدت المسلمین کے پارلیمانی قائد دو نشستوں میں شریک ہوئے۔

پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے ایک رکن نے چوتھی نشست کے دوران سپیکر کے رویئے کے خلاف احتجاج کیا اور ایوان سے واک آؤٹ کر دیا۔ فاضل رکن کو شکائت تھی کہ سپیکر نے انہیں نکتہ اعتراض پر بولنے کی اجازت کیوں نہیں دی۔

آڈیٹر جنرل پاکستان کی سات رپورٹوں سمیت مجموعی طور پر نو رپورٹس ایوان میں پیش کی گئیں۔ دیگر دو رپورٹوں میں قومی مالیاتی کمیشن اور مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین کی رپورٹس شامل تھیں۔

اراکین نے 32 نکات ہائے اعتراض پر 01 گھنٹہ 31 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ اٹھائے گئے نکات ہائے اعتراض میں سے 27 مرد اراکین نے جبکہ صرف 05 خواتین اراکین نے اٹھائے۔ جماعتی اعتبار سے سب سے زیادہ 14 نکات ہائے اعتراض پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے اراکین نے اٹھائے جبکہ انکے بعد نیشنل پارٹی کے اراکین نے 07، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جمعیت العلما اسلام (ف) کے اراکین نے پانچ جبکہ پانچ، پاکستان مسلم لیگ کے اراکین نے 01 نکتہ

اعتراض پر بات کی۔ س سے زیادہ 17 نکات ہائے اعتراض دوسری نشست میں اٹھائے گئے جن پر 70 منٹ صرف ہوئے۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کے مشاہدہ کار اراکین کی اجلاس میں شرکت کو تین پیمانوں کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔ ایسے اراکین جو نظام کار پر اپنے امور درج کراتے ہیں، اراکین جو ایجنڈے پر موجود امور پر بحث کرتے ہیں اور اراکین جو نہ صرف ایجنڈے پر امور لیکر آتے ہیں بلکہ ان پر بحث بھی کرتے ہیں۔ ایوان کے کل 65 اراکین میں سے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 38 (59 فیصد) اراکین نے بحث میں شرکت کی جبکہ 12 فیصد اراکین ایسے تھے جنہوں نے ایجنڈا بھی جمع کرایا اور بحث میں شرکت بھی کی۔

اجلاس میں پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے 14، مسلم لیگ (ن) کے 09، نیشنل پارٹی کے 06، جمعیت العلما اسلام (ف) کے 04، پاکستان مسلم لیگ کے 03 جبکہ بلوچ نیشنل پارٹی اور نیشنل پارٹی کے ایک ایک رکن نے شرکت کی۔

خواتین اراکین بحث میں حصہ لینے اور ایجنڈا جمع کرانے میں اس بار بھی آگے رہیں۔ انہوں نے اجلاس کی 67 فیصد کارروائی میں سرگرم طور پر حصہ لیا جبکہ انکے مقابلے میں مرد اراکین کی شرح اس حوالے سے 58 رہی۔ جن اراکین نے اجلاس کے دوران کارروائی میں عملی شرکت نہ کی ان میں سے 19 کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن)، 05 کا نیشنل پارٹی، 04 کا جمعیت العلما اسلام (ف) جبکہ بلوچ نیشنل پارٹی، مجلس وحدۃ المسلمین اور بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی) کا ایک ایک رکن شال تھے۔ ایوان میں وجود ایک آزاد رکن بھی اجلاس کے دوران خاموش بیٹھے دکھائی دیئے۔

19 واں اجلاس

وزیر اعلیٰ اس اجلاس میں بھی شریک نہ ہوئے

کورم کی کمی،تین بار کاروائی ملتوی، دو دفعہ معطل کرنا پڑی

385 نشاندہ سوالات میں سے صرف 171 کے جوابات فراہم کیے گئے

پنجاب کے صوبائی ایوان (اسمبلی) نے 21 نشستوں پر محیط 19 ویں اجلاس مین 20 قانونی مسودات اور مختلف موضوعات پر 17 قراردادوں کی منظوری دی۔

29 جنوری 2016 کو شروع ہونیوالا یہ اجلاس 26 فروری 2016 کو ختم ہوا۔ اجلاس کی تمام نشستیں مقررہ وقت سے اوسطاً 17 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں اور فی نشست اوسط دورانیہ دو گھنٹے 45 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔

اجلاس کے دوران اراکین کم حاضری کا مسلہ بدستور برقرار رہا۔ اراکین کی فی نشست اوسط حاضری آغاز پر 20 (05 فیصد) اور اختتام پر 58 (16 فیصد) مشاہدہ کی گئی۔

وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) اس اجلاس سے بھی غیر حاضر رہے تاہم قائد حزب اختلاف نے 21 میں سے 19 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 42 فیصد ایوان کے اندر گزارا۔ اجلاس کی تین نشستیں (16 ویں، 17 ویں اور 20 ویں) کورم کی کمی کے باعث ملتوی کرنا پڑیں، کورم کی نشاندہی پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے کی۔

سپیکر 19 نشستوں میں شریک رہے اور انہوں نے مجموعی وقت کا 74 فیصد تک اجلاس کی صدارت کی۔ ڈپٹی سپیکر 21 میں سے 11 نشستوں میں شریک ہوئے اور انہوں نے 21 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔ ایک فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کے فرائض چیئر پرسنوں کے

منظور کیے گئے قانونی مسودات

19 ویں اجلاس کی مختلف نشستوں کے دوران جن قانونی مسودات کی منظوری دی گئی ان میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی بل 2015، پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ بل 2015، پنجاب ریونیو اتھارٹی ترمیمی بل 2015، انفراسٹرکچر اتھارٹی پنجاب بل 2015، پنجاب فوڈ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015، پنجاب پیور فوڈ (ترمیمی) بل 2015، پنجاب لوکل گورنمنٹ (پہلا ترمیمی) بل 2016، پنجاب لوکل گورنمنٹ (دوسرا ترمیمی) بل 2016، پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015، پنجاب پبلک ریپریزنٹیٹولاز (ترمیمی) بل 2016، پنجاب میٹرنٹی بینیفٹ (ترمیمی) بل 2015، پنجاب فاریسٹس (ترمیمی) بل 2015، کینال اینڈ ڈرینج (ترمیمی) بل 2015، یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے تسلسل کا بل 2015، پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) بل 2015، خواتین کی تشدد سے حفاظت کا بل 2015، پنجاب پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) (ترمیمی) بل 2015، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (ترمیمی) بل 2015، علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور (ترمیمی) بل 2015 اور غازی خان یونیورسٹی، ڈیرہ غازیخان (دوسرا ترمیمی) بل 2015 شامل تھے۔

پینل کے ایک رکن کے حصے میں آئے جبکہ اجلاس کا بقیہ وقت مختلف وقفوں میں صرف ہوا۔ پارلیمانی قائدین میں سے جماعت اسلامی کے پارلیمانی قائد 12، پاکستان پیپلز پارٹی کے 08، پاکستان مسلم لیگ ضیاء کے پارلیمانی قائد 01 نشست میں شریک ہوئے تاہم پاکستان مسلم لیگ، پاکستان نیشنل مسلم لیگ اور بہاولپور نیشنل عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائدین تمام نشستوں سے غیر حاضر رہے۔

نظام کار پر مجموعی طور پر 40 حکومتی قانونی مسودات لائے گئے تاہم ان میں سے 20 کی منظوری دی گئی، 17 متعارف کرائے گئے جبکہ 03 قانونی مسودات زیر غور نہ آسکے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے 17، پاکستان تحریک انصاف کے 04، پاکستان مسلم لیگ کے 01 اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن سمیت 24 اراکین نے صوبے میں گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر 02 گھنٹے 27 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

پنجاب کے صوبائی ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار 1997 کی دفعہ 97 کی ذیلی دفعہ 06 کے مطابق آئین کی شق 128 کی ذیلی شق (2) کے تحت ایوان کے روبرو پیش کیا گیا آرڈیننس جس دن کہ اسے ایوان کے سامنے پیش کیا جائے بالکل اسی طرح سے ایک قانونی مسودہ تصور کیا جاتا ہے جیسا کہ معمول کے قانونی مسودات۔

قراردادیں

اجلاس کی مختلف نشستوں مین مجموعی طور پر 17 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ منظور کی گئی قرادادوں میں سے 06 کا موضوع حکومتی انتظام وانصرام (گورننس) جبکہ اسکے بعد مذمت، خراج عقیدت پیش کرنے اور فاتحہ خوانی کی 05، صحت کے موضوع پر 03، قانون سازی کے اقدامات پر 02 جبکہ پٹرولیم کے موضع پر 01 قرارداد شامل تھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

اجلاس کے ایجنڈے پر مجموعی طور پر 15 توجہ دلاؤ نوٹس آئے تاہم امن و امان سے متعلق 12 نوٹسوں کے جوابات متعلقہ وزرا کی طرف سے دیئے گئے جبکہ 03 تین نوٹس متعلقہ وزارتوں یا محکموں کے حکام کی عدم موجودگی کے باعث موخر کر دیئے گئے۔

زیر غور نہ آنیوالے قانونی مسودات

پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن بل 2016، بچوں کو ملازمت پر رکھنے کی ممانعت کا بل 2016 اور پنجاب میں خواتین کی حیثیت پر کمیشن کا (ترمیمی) بل 2015

تحاریک استحقاق

ایوان نے 06 تحاریک استحقاق پر غور کیا۔ پانچ تحاریک کا موضوع محرکین کیساتھ سرکاری عہدیداروں کا غیر مناسب رویہ جبکہ ایک کا موضوع ایوان میں ایک سوال کا غلط اور گمراہ کن جواب فراہم کرنا تھا۔ پیش کی گئی تحاریک استحقاق میں سے 02 پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین جبکہ 02 پاکستان مسلم لیگ جبکہ 01 پاکستان تحریک انصاف کے رکن نے پیش کی۔

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے 170 نکات ہائے اعتراض پر 216 منٹ تک مختلف معاملات

متعارف کرائے گئے 17 قانونی مسودات

پنجاب پبلک ریپریزنٹیٹولاز (ترمیمی) بل 2016، پنجاب سلاٹر کنٹرول (ترمیمی) بل 2016، پنجاب میں امن عامہ کی برقراری کا حکم (ترمیمی) بل 2016، پنجاب لوکل گورنمنٹ (تیسرا ترمیمی) بل 2016، صوبائی موٹر وہیکل (ترمیمی) بل 2015، فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی آرڈیننس 2015، پنجاب فورنزک سائنس ایجنسی (ترمیمی) آرڈیننس 2015، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (ترمیمی) آرڈیننس 2015، پنجاب ویجیلنس کمیٹیز آرڈیننس 2016، فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی (ترمیمی) آرڈیننس 2015، پنجاب میرج فنکشنز آرڈیننس 2015، پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) آرڈیننس 2015، پنجاب لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) آرڈیننس 2016، بھٹہ ہائے خشت پر بچوں سے مشقت کے امتناع کا آرڈیننس 2016، پنجاب لوکل گورنمنٹ (دوسرا ترمیمی) آرڈیننس 2016، پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ترمیمی) آرڈیننس 2016 اور پنجاب فاریسٹ (ترمیمی) آرڈیننس 2016۔

صوبے میں شراب کی تیاری کی ممانعت کے حوالے سے قانون سازی کی یقین دہانی نہ کرانے کیخلاف پانچویں نشست میں متحدہ حزب اختلاف نے ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا۔

اراکین نے 170 نکات ہائے اعتراض پر 216 منٹ تک مختلف معاملات پر اظہار خیال کیا۔

وقفہ سوالات

مختلف وزارتوں اور محکموں نے اٹھائے گئے 385 نشانذدہ سوالات میں سے صرف 171 کے جوابات فراہم کئے جبکہ اراکین نے ان جوابات کی مزید وضاحت کے طور پر 405 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

پاکستان مسلم لیگ(ن) کے 17، پاکستان تحریک انصاف کے 04، پاکستان مسلم لیگ کے 01 اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن سمیت 24 اراکین نے صوبے میں گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر 02 گھنٹے 27 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ ایوان نے اپنے قواعد وضوابط ہائے کار میں 24 ترامیم کی منظوری دینے کیلئے ایک تحریک زیر ضابطہ 244(اے) کی منظوری دی۔ ایوان نے مختلف موضوعات سے متعلق پیش 90 تحاریک التوا میں سے 67 کو نمٹایا جبکہ وزارتوں اور محکموں کی طرف سے جوابات فراہم نہ کئے جانے کے باعث 23 تحاریک التوا موخر کر دی گئیں۔ اسی طرح اجلاس کے دوران ایوان میں 31 رپورٹیں پیش کی گئیں جن میں سے 15 قانون سازی سے متعلقہ سفارشات پر مبنی تھیں۔

اجلاس کے دوران انفرادی و اجتماعی واک آوٹ، احتجاج اور کارروائی کے مقاطعہ کے 15 واقعات مشاہدے میں آئے۔ حزب اختلاف کے تمام اراکین نے 09 مواقع پر مشترکہ واک آوٹ کئے جن کا مجموعی دورانیہ 02 گھنٹے 29 منٹ جبکہ ایوان کے اندر احتجاج کے تین واقعات کا دورانیہ 53 منٹ رہا۔

پاکستان تحریک انصاف کا اراکین نے ایک سوال کا تسلی بخش جواب نہ ملنے پر چھ منٹ دورانیئے کا احتجاج ریکارڈ کرایا جبکہ ایوان میں جماعت اسلامی کے واحد رکن نے بھی بہاولپور کے ترقیاتی فنڈ کو اورنج لائن ٹرین منصوبے کی نذر کرنے پر واک آوٹ کیا۔

صوبے میں شراب کی تیاری کی ممانعت کے حوالے سے قانون سازی کی یقین دہانی نہ کرانے کیخلاف پانچویں نشست میں متحدہ حزب اختلاف نے ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا۔

کورم

پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے اجلاس کے دوران سات دفعہ کورم کی نشاندہی کی۔ ایوان میں 25 فیصد سے بھی کم اراکین کی موجودگی کے باعث 03 دفعہ ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی۔ دو دفعہ گنتی کرانے پر کورم مکمل پایا گیا جبکہ دو دفعہ کارروائی 42 منٹ کیلئے معطل کی گئی۔

ایوان میں جماعت اسلامی کے واحد رکن نے بھی بہاولپور کے ترقیاتی فنڈ کو اورنج لائن ٹرین منصوبے کی نذر کرنے پر واک آوٹ کیا۔

22واں اجلاس

رینجرز کے خصوصی اختیارات کی قرارداد کثرت رائے سے منظور

حزب اختلاف کا شور شرابہ، احتجاج، کارروائی کا مقاطعہ، اٹھ کر چلے جانا نظر انداز

ایوان میں اراکین کی کم حاضری اور تمام نشستیں تاخیر کیساتھ شروع ہونے کی روائت برقرار

حزب اختلاف کے زبردست ہنگامے، شور شرابے اور واویلے کے باوجود سندھ کے صوبائی ایوان میں رینجرز کے اختیارات کے مستقبل کے حوالے سے سرکاری قرارداد کی کثرت رائے سے منظوری 22 ویں اجلاس کی اہم بات قرار پائی۔

ایوان نے آئین پاکستان کی شق 147 کی توثیق کیلئے ایک سرکاری قرارداد کی کثرت رائے سے منظوری دی۔ یہ شق نیم فوجی دستوں کو دہشت گردی کے خلاف کارروائی اور کراچی میں امن و امان کی بحالی کے آپریشن کو جاری رکھنے کے اختیارات عطا کرتی ہے۔ پانچویں نشست میں اس قرارداد کی حزب اختلاف کو اعتماد میں لئے بغیر منظوری نے ایوان میں ہنگامے کی سی کیفیت پیدا کردی۔

حزب اختلاف مسلسل چار نشستوں سے ایجنڈے پر موجود رینجرز کے اختیارات میں توسیع کی قرارداد پر ایوان میں احتجاج کررہی تھی تاہم پانچویں نشست میں رینجرز کے اختیارات کم کرنیکی اس قرارداد کی اچانک منظوری سے ایوان حزب اختلاف کے حکومت مخالف نعروں سے گونجنے لگا اور حزب اختلاف نے ایوان کے اندر شدید احتجاج ریکارڈ کرایا۔

سات نشستوں پر محیط یہ اجلاس 10 دسمبر سے 22 دسمبر 2015 تک جاری رہا۔ تمام نشستوں میں اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی۔ ہر نشست اوسطاً 01 گھنٹہ 26 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی۔ فی نشست اوسط دورانیہ 01 گھنٹہ 43 منٹ رہا جبکہ طویل ترین نشست 15 دسمبر کو منعقد ہوئی جو 02 گھنٹے 50 منٹ تک جاری رہی۔ اجلاس کی پہلی اور دوسری نشستیں مختصر ترین ثابت ہوئیں اور انکا دورانیہ چالیس منٹ فی نشست مشاہدہ کیا گیا۔

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 37 نشاندہ سوالات اٹھائے جن میں سے 23 کے جوابات دیئے گئے جبکہ 14 کے جوابات متعلقہ وزرا یا ان سوالات کے محرکین کی عدم موجودگی کے باعث پیش نہ کئے جاسکے۔ اراکین نے دیئے گئے جوابات کی مزید وضاحت کے طور پر 94 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

سپیکر تمام سات نشستوں جبکہ ڈپٹی سپیکر پانچ نشستوں میں شریک ہوئیں۔ سپیکر نے 67 فیصد وقت کیلئے اور ڈپٹی سپیکر نے 33 فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔

اس اجلاس کے دوران بھی ایوان میں اراکین کی کم حاضری کا مسلہ برقرار رہا۔ 167 اراکین پر مشتمل ایوان میں ہر نشست کے آغاز میں موجود اراکین کی اوسط 56 جبکہ اختتام پر 66 مشاہدہ کی گئی۔ اراکین کی سب سے زیادہ حاضری پانچویں اور نشست سب سے کم چھٹی نشست میں مشاہدہ کی گئی، پانچویں نشست میں 96 اور چھٹی نشست میں صرف 16 اراکین شریک ہوئے۔

پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد نے تمام (7) نشستوں میں شرکت کی، انکے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد رہے جنہوں نے چھ نشستوں میں شرکت کی جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد پانچ نشستوں میں موجود پائے گئے۔ قائد ایوان

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

دو سرکاری قانونی مسودات سندھ کم از کم اجرت بل 2015، سندھ خدمات پر سیلز ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس 2015 جبکہ تین نجی قانونی مسودات سندھ جسمانی سزا کی ممانعت کا بل 2015، سندھ اقلیتوں کے حقوق کا کمیشن بل 2015 اور فوجداری قانون (اقلیتوں کا تحفظ) بل 2015 متعارف کرائے گئے۔

ضلع سانگھڑ میں سڑکوں کی خستہ حالی سے متعلق تحریک التوا مسترد کردی گئی

(وزیراعلیٰ) اور قائد حزب اختلاف نے پانچ پانچ نشستوں میں شرکت کی اور بالترتیب 40 اور 49 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ چوتھی اور چھٹی نشستوں کے دوران کورم پورا نہ ہونے کے باوجود کسی رکن نے نشاندہی نہ کی۔

پورے اجلاس کے دوران ایوان میں حزب اختلاف کی طرف سے احتجاج، ایوان سے اٹھ کر جانے اور کارروائی کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کا سلسلہ جاری رہا۔ حزب اختلاف نے سپیکر کے رویئے کیخلاف 40 منٹ دورانیئے کے چار احتجاج ریکارڈ کرائے جبکہ واک آؤٹس کے تین واقعات کا مجموعی دورانیہ 58 منٹ مشاہدہ کیا گیا۔

اجلاس کے دوران دو سرکاری قانونی مسودات سندھ کم از کم اجرت بل 2015، سندھ خدمات پر سیلز ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس 2015 جبکہ تین نجی قانونی مسودات سندھ جسمانی سزا کی ممانعت کا بل 2015، سندھ اقلیتوں کے حقوق کا کمیشن بل 2015 اور فوجداری قانون (اقلیتوں کا تحفظ) بل 2015 متعارف کرائے گئے۔ ایوان نے ایجنڈے پر موجود دیگر نو سرکاری اور دو نجی قانونی مسودات سمیت 11 قانونی مسودات پر غور نہ کیا۔

ایوان نے ایجنڈے پر موجود 09 میں سے 03 قراردادوں کی منظوری

ایوان نے ایجنڈے پر موجود دیگر نو سرکاری اور دو نجی قانونی مسودات سمیت 11 قانونی مسودات پر غور نہ کیا

دی۔ منظور کی گئی قراردادوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کی ایک مشترکہ قرارداد، سرکار کی ایک قرارداد اور ایک نجی رکن کی قرارداد شامل تھیں۔ ان قراردادوں کے موضوعات بالترتیب پیپلز پارٹی کے مرحوم صدر مخدوم امین فہیم کو انکی پارلیمانی، جمہوری خدمات پر خراج عقیدت پیش کرنا، سندھ میں متعین رینجرز کے خصوصی اختیارات اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی برسی کے موقع پر انہیں کراج عقیدت سے متعلق تھے۔

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 15 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے جن میں سے 06 کا متعلقہ وزرا اور حکام نے جواب دیا تاہم 09 توجہ دلاؤ نوٹس کے جوابات فراہم نہ کئے جا سکے۔

متحدہ قومی موومنٹ کے ایک رکن نے چوتھی اور ساتویں نشستوں کے دوران ایک ایک تحریک استحقاق پیش کی، جن میں سے ایک تحریک بحث کیلئے منظور کرتے ہوئے ایوان کی مجلس برائے قواعد وضوابط ہائے کار کے سپرد کر دی گئی تاہم دوسری تحریک کو ایوان نے مسترد کر دیا۔

پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے ایک رکن نے اجلاس کے دوران تین تحاریک التوا پیش کیں۔ جن میں سے ایک کو ایوان نے مسترد کر دیا، ایک تحریک زیر غور نہ لائی گئی جبکہ ایک تحریک کو محرک نے از خود واپس لے لیا۔ مسترد کی گئی تحریک ضلع سانگھڑ میں سڑکوں کی خستہ حالی، زیر غور نہ آنیوالی

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے قواعد وضوابط میں دس ترامیم پیش کی تاہم کسی ایک پر بھی غور نہ کیا گیا

تحریک التوا پولیس اہلکاروں کے جرائم میں ملوث ہونے سے متعلق تھی۔ پاکستان تحریک انصاف کے اراکین کی طرف سے پیش کی گئی ایک مشترکہ تحریک التوا پر بھی ایوان نے کوئی غور نہ کیا۔ اس تحریک التوا میں نجی تعلیمی اداروں کی طرف سے اضافی فیسوں کی وصولی کے معاملہ اٹھایا گیا تھا۔

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے قواعد وضوابط میں دس ترامیم پیش کی تاہم کسی ایک پر بھی غور نہ کیا گیا۔ ایوان کے روبرو حکومت کی 05 اور مختلف مجالس ہائے قائمہ کی 06 رپورٹس پیش کی جانا تھیں تاہم ان میں سے صرف دو رپورٹس ایک حکومت کی اور ایک مجلس قائمہ کی پیش کی گئی۔ دیگر پانچ رپورٹس کو پیش کرنے کے وقت میں توسیع کیگئی جبکہ چار رپورٹس زیر غور نہ لائی جا سکیں۔

ہیمن داس

جماعت: جمعیت العلما اسلام، بلوچستان

مدت رکنیت: 2013تا2018

جناب ہیمن داس ایوان بالا (سینیٹ) کے رکن ہیں۔ آپ جمعیت العلما اسلام (ف) کی طرف سے غیر مسلموں کی مخصوص نشست پر منتخب ہوئے۔ آپ اس وقت ایوان بالا کی مجلس قائمہ برائے نیشنل ہیلتھ سروسز، قواعدوضوابط وروابط، تعلیم، تربیت و اعلیٰ تعلیم میں معیارات، منصوبہ بندی وترقی کے رکن ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی فنکشنل کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔

حاضری

جناب ہیمن داس نے ایوان بالا کے 103 ویں اجلاس سے 107 ویں اجلاس (دس اجلاسوں) تک منعقد ہونیوالی 67 نشستوں میں سے 40 میں شرکت کی جبکہ 21 نشستوں میں غیر حاضر رہے۔

وقفہ سوالات

آپ نے اس دوران ایوان میں مجموعی طور پر 28 نشاندہ سوالات اٹھائے جن میں سے ایک سوال کا تعلق کیبنٹ ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن سے، 07 کا بجلی و پانی سے، 07 کا بندر گاہوں و جہاز رانی کی وزارتوں سے، 06 کا مواصلات، 02 کا ہاؤسنگ وورکس، 01 کا خزانہ، محصولات۔ اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری سے 02 کا ریلوے سے جبکہ ایک نشاندہ سوال کا تعلق پٹرولیم وقدرتی وسائل کی وزارت سے تھا۔

توجہ دلاؤنوٹس

آپ نے اس دوران مجموعی طور پر تین توجہ دلاؤنوٹس اٹھائے۔ ان توجہ دلاؤنوٹسز کے موضوعات سرکاری نظم و نسق (گورننس)، جمہوریت اور سیاسی ترقی اور امن و امان تھے۔

کارروائی میں شرکت

جناب ہیمن داس نے ایوان بالا کے 112 ویں اجلاس کی چوتھی نشست میں ایک تحریک زیر ضابطہ 218 اٹھائی۔ اس تحریک کا موضوع ایوان کی کارروائی تھا۔

تحاریک التوا

سینیٹر ہیمن داس نے دو تحاریک التوا پیش کیں۔ دونوں تحاریک التوا ایوان کے 108 ویں اجلاس کی چوتھی اور ساتویں نشستوں میں اٹھائے گئے۔ انکا موضوع خیبر پختون خوا میں سکھ برادری کے دو افراد کا قتل تھا۔ چوتھی نشست میں اس تحریک کی بحث کیلئے منظوری دی گئی جبکہ ساتویں نشست میں اس پر بحث کی گئی۔

قراردادیں

جناب ہیمن داس نے اس عرصے کے دوران ایک قرارداد ایوان میں پیش کی۔ اس قرارداد کا موضوع بعض سیاسی جماعتوں کی طرف سے وزیر اعظم سے استعفیٰ طلب کرنے کے مطالبے کو مسترد کرنیکا کہا گیا۔ ایوان میں بحث کے بعد انکی قرارداد کی منظوری دیتے ہوئے مطابے کو غیر آئینی قراردیکر مسترد کر دیا۔

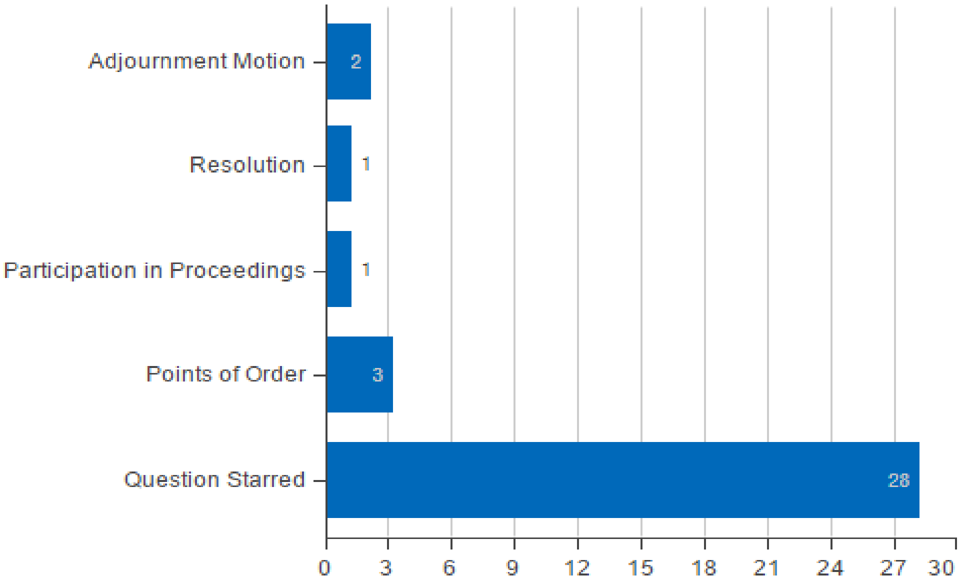

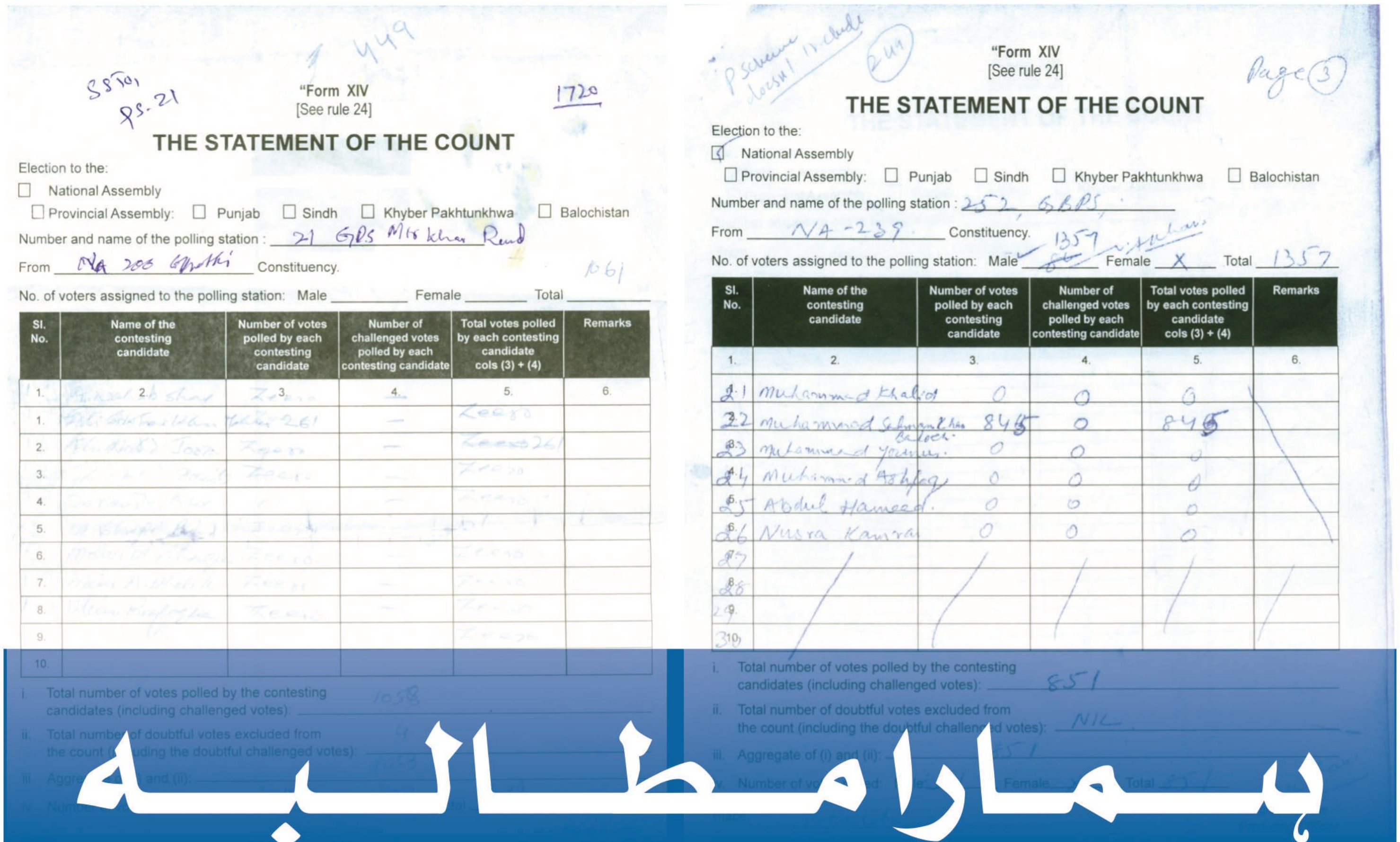
"Form XIV
[See rule 24]

THE STATEMENT OF THE COUNT

Election to the:
☐ National Assembly
☐ Provincial Assembly: ☐ Punjab ☐ Sindh ☐ Khyber Pakhtunkhwa ☐ Balochistan
Number and name of the polling station : 21 GPS
From NA Constituency.
No. of voters assigned to the polling station: Male ______ Female ______ Total ______

Sl. No.	Name of the contesting candidate	Number of votes polled by each contesting candidate	Number of challenged votes polled by each contesting candidate	Total votes polled by each contesting candidate cols (3) + (4)	Remarks
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1.					
2.					
3.					
4.					
5.					
6.					
7.					
8.					
9.					
10.					

i. Total number of votes polled by the contesting candidates (including challenged votes): 1058
ii. Total number of doubtful votes excluded from the count (including the doubtful challenged votes):

"Form XIV
[See rule 24]

THE STATEMENT OF THE COUNT

Election to the:
☑ National Assembly
☐ Provincial Assembly: ☐ Punjab ☐ Sindh ☐ Khyber Pakhtunkhwa ☐ Balochistan
Number and name of the polling station : 252, GBPS
From NA-239 Constituency.
No. of voters assigned to the polling station: Male 1357 Female X Total 1357

Sl. No.	Name of the contesting candidate	Number of votes polled by each contesting candidate	Number of challenged votes polled by each contesting candidate	Total votes polled by each contesting candidate cols (3) + (4)	Remarks
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1	Muhammad Khalid	0	0	0	
2	Muhammad Saleem Khan Baloch	845	0	845	
3	Muhammad Younus	0	0	0	
4	Muhammad Ashfaq	0	0	0	
5	Abdul Hameed	0	0	0	
6	Nusra Kanwal	0	0	0	
7					
8					
9					
10					

i. Total number of votes polled by the contesting candidates (including challenged votes): 851
ii. Total number of doubtful votes excluded from the count (including the doubtful challenged votes): NIL
iii. Aggregate of (i) and (ii): 851
iv. Number of ... Male ... Female ... Total 851

ہمارا مطالبہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف
بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

Free & Fair Election Network
FAFEN

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION